ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

حسینیہ

مولوی عباس علی

مطبع مصطفائی میں طبع ہوئی
دہلی مصطفا محمد خان نے

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله علی نواله والصلوة علی محمد وآله جانو کہ کلمہ تین قسم ہی فعل اسم حرف **فعل**
وہ جس سے آپ ہی معنی نکلین اور زمانہ بھی سمجھا جاے جیسے کہ فتح کھولا ہمنی نفعل کرتے
ہین ہم یا کرینگے ہم وضعنا اوتارا ہمنی **اسم** وہ جس سے آپ ہی معنی نکلین اور زمانہ نسمجھا جاے جیسے
رجل مرد علم جاننا بصرہ کوفہ مکہ شہرونکے نام **حرف** وہ جس سے معنی نہ نکلین جب تک دوسرا
حرف اوس سے نملے جیسے من سے فی بیچ علی اوپر فعل تین قسم ہی **ماضی** وہ جس سے گذرا ہوا
زمانہ سمجھا جاے جیسے ضرب مارا زمانے گذرے مین **مضارع** وہ جو موجود زمانے پر یا آیندہ
زمانے پر دلالت کرے جیسے یفعل کرتا ہی یا کریگا الله لا یظلم الله ظلم نہین کرتا نہ کریگا **امر**
وہ جس سے حکم کرین جیسے اقرأ باسم ربک پڑہ اپنے خدا کے نام سے اضرب مار افتح کھول
امر کا آخر حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی ماضی اور مضارع سب دو قسم ہین معروف اور مجہول
معروف وہ جسے فاعل سے نسبت دین جیسے خلق الله پیدا کیا اللہ نے یخلق الله پیدا کرتا ہے
خدا یا پیدا کریگا اور **مجہول** وہ جسکا فاعل ذکر نکرین جیسے خلق العالم پیدا کیا گیا عالم

يُخلَقُ العَالَمُ پیدا کیا جاتا ہی یا پیدا کیا جاۓگا عالم پس پہلی دو مثالون مین فاعل کا یعنی پیدا کرنیوالیکا
ذکر ہی اسواسطی اوسی معروف اور معلوم کہتی ہین یعنی فاعل [illegible] کا جانا اور پہچانا ہوا ہی اور پچھلی دو
مثالون مین فاعل کا ذکر نہین اسواسطی وسی مجہول کہتی ہین یعنی فاعل اوسکا [illegible] نہین جانا
چاہیی کہ فاعل کی اٹھارہ قسمین ہین اسواسطی کہ کرنیوالا یا غایب ہی یا حاضر یا متکلم یعنی
بولنی والا اور غائب یا مؤنث ہی یا مذکر پس اگر مذکر ہی تو اوسکی تین قسمین ہین واحد یعنی ایک
تثنیہ یعنی دو جمع یعنی تین یا زیادہ اوس سے اور اگر مؤنث ہی تو اوسکی بھی یہی تین قسم ہین
یعنی واحد اور تثنیہ اور جمع پس غائب کے چہ قسمین ہوین اسیطرح حاضر کی چہ قسمین ہوین اسیطرح متکلم
کی چہ قسمین ہوین اس صورت پر غائب مذکر واحد غائب مذکر تثنیہ غائب مذکر جمع غائب مؤنث واحد
غائب مؤنث تثنیہ غائب مؤنث جمع حاضر مذکر واحد حاضر مذکر تثنیہ حاضر مذکر جمع حاضر مؤنث واحد
حاضر مؤنث تثنیہ حاضر مؤنث جمع متکلم مذکر واحد متکلم مذکر تثنیہ متکلم مذکر جمع متکلم مؤنث واحد
متکلم مؤنث تثنیہ متکلم مؤنث جمع پس ان اٹھارہ فاعلونکی واسطی قیاس یہہ تہا کہ اٹھارہ صیغی
ماضی کے اور اتنی ہی مضارع کی آتی لیکن ماضی کی تیرہ صیغی آتی ہین تین مشترک یعنی ملی جلی اور
باقی خاص یعنی الگ الگ جو تین مشترک ہین سو فَعَلْتُمَا اور فَعَلْتُ اور فَعَلْنَا ہی فَعَلْتُمَا صیغہ تثنیہ
حاضر مذکر اور مؤنث فَعَلْتُ صیغہ واحد متکلم مذکر اور مؤنث فَعَلْنَا صیغہ تثنیہ متکلم و صیغہ جمع متکلم
مذکر اور مؤنث پس فَعَلْتُمَا دو فاعل کیواسطی ہی اور فَعَلْتُ دو فاعل کیواسطی اور فَعَلْنَا چار
فاعل کیواسطی اور خاص صیغہ یہہ ہین فَعَلَ کیا اوس ایک مرد نی فَعَلَا کیا اون دو مردونی فَعَلُوا
کیا اون سب مردونی فَعَلَتْ کیا اوس ایک عورت نی فَعَلَتَا کیا اون دو عورتونی فَعَلْنَ
کیا اون سب عورتونی فَعَلْتَ کیا تو ایک مرد نی فَعَلْتُمْ کیا تم سب مردونی فَعَلْتِ کیا تو ایک عورت نی
فَعَلْتُنَّ کیا تم سب عورتونی اور مضارع کی گیارہ صیغی آتی ہین چار مشترک اور باقی خاص
مشترک یہہ ہین تَفْعَلُ صیغہ واحد مؤنث غائب اور صیغہ واحد مذکر حاضر تَفْعَلَانِ صیغہ تثنیہ
مؤنث غائب اور مذکر حاضر اور مؤنث حاضر اَفْعَلُ صیغہ واحد مذکر متکلم اور مؤنث متکلم نَفْعَلُ

صیغہ تثنیہ مذکر متکلم اور مؤنث متکلم اور جمع مذکر متکلم اور مؤنث متکلم اور خاص صیغے یہہ ہین یَفْعَلُ کرتا ہی
یا کریگا وہ ایک مرد یَفْعَلَانِ کرتی ہین یا کرینگی وہ دو مرد یَفْعَلُونَ کرتی ہین یا کرین گی وہ سب مرد
یَفْعَلْنَ کرتی ہین یا کرینگی وہ سب رنڈیان تَفْعَلُونَ کرتی ہو یا کروگی تم سب مرد تَفْعَلِیْنَ کرتی ہے
یا کریگی تو ایک رنڈی تَفْعَلْنَ کرتی ہو یا کروگی تم سب رنڈیان اگر ماضی مجہول بناوین تو فعل کے
اول حرف کو ضمہ دیوین اور پچھلی حرف کی ماقبل کو کسرہ دیوین جیسے فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوا فُعِلَتْ
فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا یعنی کیا گیا وہ ایک مرد وعلی
ہذا القیاس ضمناً معلوم ہوچکا کہ علامت مضارع کی چار حرف ہین کہ اوسکی سری پر آتی ہین الف
تے یے نون کہ انکو اکٹھا کرو تو اتین ہو بروزن فُعَلْنَ یعنی آئین وہ عورتین پس اگر مضارع مجہول
بناوین تو علامت مضارع کو ضمہ دیوین اور پچھلی حرف کی ماقبل کو فتحہ دیوین جیسے یُفْعَلُ
یُفْعَلَانِ یُفْعَلُونَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُونَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ
یعنی کیا جاتا ہی یا کیا جائیگا وہ ایک مرد وعلی ہذا القیاس قولہ تعالی اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ یعنی اوسکی
طرف اوٹھائی جاؤگی تم امر کی پانچ صیغے ہین اور وہ مضارع حاضر معروف سی بنتا ہی علامت
مضارع کی گرادی پھر اگر مابعد علامت کا ساکن ہو تو بجای اوسکی ہمزۂ وصلی مضموم لی آ
اگر عین مضموم ہو جیسے اُنْصُرْ کہ اصل اسکی تَنْصُرُ تھی پس علامت مضارع کی گرادی اور مابعد
علامت کا یعنی نون ساکن تھا پس علامت کی جگہ ہمزۂ وصل لی آئی اور اوس ہمزہ کو ضمہ دیا
اسواسطے کہ عین کلمہ یعنی صاد مضموم تھا پس اُنْصُرُ ہوا پس آخر کو ساکن کیا اُنْصُرْ ہوگیا اور اگر
عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصل مکسور لی آوین جیسے اِضْرِبْ کہ اصل اسکی تَضْرِبُ تھی
تی کو گرادیا پس ضاد کو ساکن پایا اور عین کو مکسور پایا ہمزۂ وصل مکسور اول مین لی آئی اِضْرِبُ
ہوا آخر کو ساکن کیا اِضْرِبْ ہوگیا اسیطرح اِفْتَحْ کہ اصل مین تَفْتَحُ تھا اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوا
اِفْعَلِی اِفْعَلْنَ صیغے اسم فاعل کی فَاعِلٌ کرنیوالا ایک مرد فَاعِلَانِ کرنیوالی دو مرد
فَاعِلُوْنَ کرنیوالی سب مرد فَاعِلَةٌ کرنیوالی ایک عورت فَاعِلَتَانِ کرنیوالی دو رنڈیان فَاعِلَاتٌ

فاعلاتٌ کرنیوالیان بہت رنڈیان **صیغے اسم مفعول کی** مَفعُولٌ کیا ہوا ایک مرد مَفعُولَانِ
کیے ہوئے دو مرد مَفعُولُونَ کیے ہوئے سب مرد مَفعُولَۃٌ کی ہوئی ایک عورت مَفعُولَتَانِ کی ہوئی
دو رنڈیان مَفعُولَاتٌ کی ہوئین بہت رنڈیان **قاعدہ** ثلاثی مجرد اوس فعل کو کہتے ہین جسکے
ماضی مین تین حرف ہون جیسے ضَرَبَ اور اوسکے پانچ باب ہین **اول** فَعَلَ یَفعِلُ عین ماضی کا
مفتوح اور عین مضارع کا مکسور ضَرَبَ یَضرِبُ ضَرباً ضَارِبٌ ضُرِبَ یُضرَبُ مَضرُوبٌ
امر اِضرِب نہی لَا تَضرِب اسم ظرف مَضرِبٌ اسم آلہ مِضرَبٌ مِضرَبَۃٌ مِضرَابٌ
دوسرا فَعَلَ یَفعُلُ عین ماضی کا مفتوح اور عین مضارع کا مضموم نَصَرَ یَنصُرُ نَصراً
نَاصِرٌ نُصِرَ یُنصَرُ مَنصُورٌ امر اُنصُر نہی لَا تَنصُر ظرف مَنصَرٌ آلہ مِنصَرٌ مِنصَرَۃٌ
مِنصَارٌ **تیسرا** فَعِلَ یَفعَلُ عین ماضی کا مکسور اور عین مضارع کا مفتوح سَمِعَ یَسمَعُ سَمعاً
سَامِعٌ سُمِعَ یُسمَعُ مَسمُوعٌ امر اِسمَع نہی لَا تَسمَع ظرف مَسمَعٌ آلہ مِسمَعٌ مِسمَعَۃٌ
مِسمَاعٌ **چوتھا** فَعَلَ یَفعَلُ دونو کی عین مفتوح فَتَحَ یَفتَحُ فَتحاً فَاتِحٌ فُتِحَ یُفتَحُ مَفتُوحٌ
امر اِفتَح نہی لَا تَفتَح ظرف مَفتَحٌ آلہ مِفتَحٌ مِفتَحَۃٌ مِفتَاحٌ **پانچوان** فَعُلَ یَفعُلُ
دونو کی عین مضموم کَرُمَ یَکرُمُ کَرَماً کَرِیمٌ اُکرُم مَکرَمٌ اور رباعی مجرد وہ کہ جسکا
ماضی چار حرفی ہو اوسکا **ایک باب ہی** فَعلَلَ بَعثَرَ یُبَعثِرُ بَعثَرَۃً اسم فاعل مُبَعثِرٌ
بُعثِرَ یُبَعثَرُ اسم مفعول مُبَعثَرٌ امر بَعثِر نہی لَا تُبَعثِر اور ظرف بھی مُبَعثَرٌ ہی جیسے مفعول
اور ثلاثی مزید کے دس باب مشہور ہین **باب اول** اِفعَال جیسے اَکرَمَ یُکرِمُ اِکرَاماً
اسم فاعل مُکرِمٌ اُکرِمَ یُکرَمُ اسم مفعول مُکرَمٌ امر اَکرِم نہی لَا تُکرِم ہمزہ اس باب کا
ہمزہ قطعی کہلاتا ہی **دوسرا باب** تَفعِیل جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصرِیفاً مُصَرِّفٌ
صُرِّفَ یُصَرَّفُ مُصَرَّفٌ امر صَرِّف نہی لَا تُصَرِّف اور ظرف بھی مُصَرَّفٌ ہی
تیسرا باب مُفَاعَلَۃ جیسے قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً وَقِتَالاً قُوتِلَ یُقَاتَلُ امر
قَاتِل نہی لَا تُقَاتِل اسم فاعل مُقَاتِلٌ اسم مفعول مُقَاتَلٌ **چوتھا باب** اِفتِعَال

جیسی اِجْتَمَعَ یَجْتَمِعُ مُجْتَمِعٌ امر اِجْتَمِعْ نہی لَا تَجْتَمِعْ **پانچوان باب** اِنْفِعَال جیسی اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا مُنْفَطِرٌ اِنْفَطِرْ اَلسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ آسمان پھٹنی والا ہی **چھٹان باب** تَفَعُّل جیسی تَقَیَّدَ یَتَقَیَّدُ تَقَیُّدًا مُتَقَیِّدٌ امر تَقَیَّدْ تَصَوَّرَ یَتَصَوَّرُ تَصَوُّرًا مُتَصَوِّرٌ **ساتوان باب تَفَاعُل** تَوَاضَعَ یَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا مُتَوَاضِعٌ امر تَوَاضَعْ نہی لَا تَتَوَاضَعْ **آٹھوان باب اِفْعِلَال** اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا مُحْمَرٌّ اسم فاعل اور ظرف دونو ایک صورت کی **نوان باب اِفْعِیْلَال** اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ اِدْھِیْمَامًا مُدْھَامٌّ اِدْھِیْمَام خوب سبز ہونا جَنَّتَانِ مُدْھَآمَّتَانِ دو باغ ہین بہت ہرے **دسوان باب** اِسْتِفْعَال جیسی اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا مُسْتَغْفِرٌ امر اِسْتَغْفِرْ رباعی مزید کی تین باب ہین **باب اول** تَفَعْلُل جیسی تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا مُتَدَحْرِجٌ امر تَدَحْرَجْ عرب بولتی ہین لُولُوٌ مُتَدَحْرِجٌ یعنی موتی ڈھلکاؤ **دوسرا باب** اِفْعِنْلَال اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا مُحْرَنْجِمٌ اِحْرَنْجَام انبوہ ہونا **تیسرا باب** اِفْعِلَّال اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا مُقْشَعِرٌّ امر اِقْشَعِرْ اِقْشِعْرَار خوف سے رونگٹی کھڑی ہونا قوله تعالی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اوٹھتی ہین اوس سی پوست اون لوگونکی جو ڈرتی ہین اپنی خدا کو **فصل** امام عبد القاہر جرجانی نی سو عامل ذکر کیی ہین و لیکن ہمنی ڈھونڈھا تو سو سی زیادہ پائی جیسا کہ شرح عباسیہ مین بہت عامل مذکور ہین لیکن ہم اس رسالی مین اکیسو اکتالیس عامل لکھتی ہین جتنی حدو ہین لفظ عامل کی سے

نوزده حرف اند کانها جر با سما میدهند ✣ باو تاو کاف ولام و واو منذ و مذ خلا ✣ هم متی دیگر لعل یا و گیر ای یار من ✣ رُبَّ حاشا مِن عدا فی عن علی حتی الی ✣

حروف جر کہ جس اسم پر آتی ہین اوسی مجرور کرتی ہین یعنی زیر دیتی ہین **مِنْ** بمعنی سی کے ابتدا کی واسطی آتا ہی جیسی سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ گیا مین شروع بصرہ سی اَسْرٰی مِنَ الْمَسْجِدِ شب کو گیا مسجد سی **اِلٰی** بمعنی تک کے انتہا کی واسطی آتا ہی جیسی ذَہَبْتُ مِنَ الْکُوْفَةِ اِلَی الْمَکَّةِ گیا مین کوفہ سی مکہ تک اِغْسِلُوْا اَیْدِیَکُمْ

ایدیکم الی المرافق دہوؤ ہاتھہ اپنی کہنیون تک حتّی انتہا کی واسطے جیسی سرت البلد حتی السوق
سیر کیا مین شہر کو بازار تک فی بمعنی بیچ کے جیسی نظرت فی الکتاب نظر کی مین نے بیچ کتاب کے
فی صدور الناس بیچ سینی آدمیون کی علی بمعنی اوپر کی جیسی علی الفلک تحمل اوپر ناوکے
سوار کیا جاتا ہی تم اجرہ علی اللہ ثواب دینا اوسکا خدا پر ہی عن بمعنی سی کی تجاوز کی واسطی آتا ہے
جیسی رمیت السہم عن القوس پہینکا مین نے تیر کمان سے یعنی اوسنی کمان سی تجاوز کیا یعنی اوس سے
الگ ہوا بی بمعنی الصاق اور اتصال کے آتی ہی جیسی مررت بزید گذرا مین ساتھہ زید کے
یعنی گذر میرا اوسکی متصل ہوا تواصوا بالصبر وصیت کی ساتھہ صبر کی یعنی صبر کرنا سکہایا اور
استعداد کی واسطی آتی ہی جیسی کتبت بالقلم لکہا مین ساتھہ قلم کی یعنی اوسکی مدد سی ابتدی
بسم اللہ شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کی یعنی اوسکی مدد سی اور بمعنی قسم کی جیسی باللہ
یعنی قسم اللہ کی لام واسطی کے معنی کہتا ہی اور ملکیت اور استحقاق کی واسطی آتا ہی جیسی المال
لزید مال واسطی زید کی ہی یعنی وہ مالک مال کا ہی وللہ ما فی السموات خدا کی واسطی ہی جو
کچہہ آسمان مین ہے الحمد للہ تعریف ہی واسطی اللہ کی کاف بمعنی مانند کی جیسی زید کالاسد
زید مثال شیر کی ہی رب اکثر بمعنی بہت کی آتا ہی اور کم بمعنی کم کی جیسی رب رجل کریم
رایتہ بہت مرد سخی ہین کہ مین اونکو دیکہا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ بہت لباس
پہننی والیان ہین بیچ دنیا کی ننگیان ہونگی بیچ آخرت کی رب مولود لیس لہ اب تہوڑی پیدا
کیی ہوئی لوگ ہین کہ نہین واسطی اونکی باپ یعنی بن باپ کی بہت تہوڑی ہین جیسی عیسی
علیہ السلام اور کبہی ربّہ بہی بولتی ہین ہ کی ساتھہ واو بمعنی قسم کے جیسی واللہ قسم ہی
خدا کی والنازعات غرقا قسم ہی اون فرشتونکی جو جان سختی سی نکالتی ہین تا بمعنی
قسم کے جیسی تاللہ یعنی قسم خدا کی مذ اور منذ جیسی ما رایتہ مذ یوم الجمعۃ یا منذ یوم الجمعۃ
یعنی نہین دیکہا مین اوسکو ابتدا روز جمعہ سی خلا اور عدا اور حاشا استثنا کی واسطے
جیسی جاء القوم خلا زید یا عدا زید یعنی آئی قوم مگر زید وساء القوم حاشا زید بد ہوئی

قوم بگر زید مُتّقی لمعنی ہن کی جیسی اَخرجَہ مَتّٰی گہیہ نکالا فلانی چیز کو ستّین اپنی سی لَعَلّ جیسی لَعَلّ
اَبِی المُغوَارِ قَرِیبٌ شاید ابو مغوار نزدیک ہو ابو مغوار ایک مرد کا نام تہا ف اِنَّ یا اَنَّ کَاَنَّ لَیتَ
لٰکِنَّ لَعَلَّ * ناصب اسم اند و رافع در خبر ای یار ما یعنی یہہ چہا حرف جس اسم پر آتی ہین اوسکو نصب
دیتی ہین اور ما بعد اوس اسم منصوب کے جو اسم آتا ہی اوسی رفع دیتی ہین اور منصوب کا نام اسم ہے
اور مرفوع کا نام خبر جیسی اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ تحقیق زید کہڑا ہی پس زیدًا اسم اِنَّ کا ہی اس واسطے
منصوب ہی اور قائم خبر اِنَّ کا ہی اس واسطے مرفوع ہی وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ *
پس لفظ بزرگ محمد کا منصوب ہی اور لفظ رسول کا مرفوع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد پیغمبر خدا کی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَکَاَنَّ زَیدًا اَسَدٌ یعنی گویا
زید شیر ہی وَغَابَ زَیدٌ لٰکِنَّ عَمرًوا حَاضِرٌ یعنی غائب ہوا زید لیکن عمرو حاضر ہی اور
لَیتَ واسطی تمنا کی آتا ہی یعنی آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ وہ ہو سکتی ہو جیسی لَیتَ زَیدًا
قَائِمٌ کاش زید کہڑا ہوتا خواہ نہو سکتی ہو جیسی لَیتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ کاش جوانی پہر آتی *
اور لَعَلَّ واسطی رجا کی آتا ہی یعنی آرزو کرنا اوس چیز کی جو ہو سکتی ہو جیسی لَعَلَّ اَمِیرًا قَائِمٌ
کاش کوئی امیر کہڑا ہووی اور اشفاق یعنی ڈرانی کی واسطی آتا ہی جیسی لَعَلَّ السَّاعَۃَ
قَرِیبٌ شاید قیامت نزدیک ہو ف ما و لا و لات باشند رافع اسم ای صنم * ناصب اخبار و گاہی
لات جر بخشند و لا یعنی یہہ تینو حرف اسم کو مرفوع کرتی ہین اور خبر کو منصوب اور انہین مشبہ بلیس
کہتی ہین جیسی مَا زَیدٌ کَبِیرًا نہین زید آدمی لَا رَجُلٌ ظَرِیفًا نہین کوئی جمل ظریف یعنی دلگی باز *
لَا شَیءٌ عَلَی الاَرضِ بَاقِیًا نہین کوئی چیز زمین پر باقی وَلَاتَ حِینَ مَنَاصٍ پس حین خبر لات کی ہی
اس واسطی منصوب ہی اور اسم اوسکا مقدر ہی یعنی لَاتَ الحِینُ حِینَ مَنَاصٍ نہین یہہ وقت
وقت بچاو کا اور بعضی قراءت مین لات حین مناص بہی آیا ہی ساتہہ جر حین کی اسی سبب سے
جیسی ابو زہراوی نی کہا ہی کہ لات حرف جر ہی ف اَن و لَن پس کَی اِذَن این چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضا * یعنی یہہ چار حرف فعل مستقبل کو نصب دیتی ہین اور تو

نون اعرابی کو گرادیتی ہین جیسی اَن یَّفعَلَ اَن یَّفعَلَا اَن یَّفعَلُوا اَن تَفعَلَ اَن تَفعَلَا اَن یَّفعَلنَ اَن تَفعَلُوا اَن تَفعَلِی اَن تَفعَلنَ اَن اَفعَلَ اَن نَّفعَلَ نحو اُرِیدُ اَن تُحسِنَ چاہتا ہون مین کہ تو احسان کری یعنی احسان کرنا تیرا مقصد ہی اسیطرح لَن تَفعَلَ نکریگا تو اور اِذَن جواب و جزا کے واسطی آتا ہی چنانچہ ایک شخص تجھسی کہی اَنَا اٰتِیكَ یعنی مین آونگا تیری پاس پس تو جواب مین کہے اِذَن اَضرِبَكَ یعنی اسوقت مارونگا مین تجھی یعنی اگر تو میری پاس آویگا تو مین اسوقت تجھی مارونگا اور کَی واسطی سبب کے آتا ہی جیسی فَاَسلَمتُ کَی اَدخُلَ الجَنَّةَ یعنی پس مسلمان ہوا مین تو داخل ہوؤن مین جنت مین

س اِن و لَم لَمَّا و لام امر و لای نہی ہم ٭ مثل اِذ ما جازم فعل این حروف اند ای فتا ٭ مَن و مَہما و اَیّ حیثما و کیف متی ٭ اَیّما اَنّی بود اسماء جازم فعل را ٭

یعنی اِن اور لَم اور لَمَّا اور لام مکسور امر غائب کا اور لای نہی کا یہہ پانچو حرف ہین کہ فعل مضارع کو جزم دیتی ہین ٭ اِن شرط کی واسطی آتا ہی جیسی اِن تَفعَل اَفعَل اگر کریگا تو کرونگا مین پس اِن نے دونو فعلون کو جزم دیا اِن تُسلِم تَسلَم اگر اسلام لاوی تو سلامت رہی تو اور کبھی اِن کا ہمزہ ہی ہوجاتا ہی جیسی ہِن تَضرِب اَضرِب اور لَم فعل مضارع پر آتا ہی اور اوسکو ماضی منفی کی معنون مین کردیتا ہی جیسی لَم نَشرَح نکھولا ہمنی اور نون اعرابی کو گرادیتا ہی جیسی لَم یَفعَلَا لَم یَفعَلُوا لَم تَفعَلَا لَم تَفعَلُوا لَم تَفعَلِی اور لَمَّا بہی فعل مضارع پر آتا ہی اور اوسکو ماضی منفی کردیتا ہی جیسی لَمَّا یَفعَل لَمَّا یَفعَلَا لَمَّا یَفعَلُوا اور لام امر کا اکثر مکسور آتا ہی اور مضارع کی آخر مین جزم دیتا ہے جیسی لِیُنفِق چاہیی کہ خرچ کری لِیَفرَحُوا چاہیی کہ خوش ہوویں وہ لوگ تصریفہ لِیَفعَل لِیَفعَلَا لِیَفعَلُوا لِتَفعَل لِتَفعَلَا لِیَفعَلنَ لِاَفعَل لِنَفعَل یہہ صیغی معروف کی ہین اسمین حاضر کی صیغی نہین آئی اسوسطی کہ اونکی لیی اِفعَل اِفعَلَا موضوع ہین بغیر لام کی آخر تک اور صیغی مضارع مجہول کے لام امر کی ساتھہ یہہ ہین لِیُفعَل لِیُفعَلَا لِیُفعَلُوا لِتُفعَل لِتُفعَلَا لِیُفعَلنَ لِتُفعَلُوا لِتُفعَلِی لِتُفعَلنَ لِاُفعَل لِنُفعَل اور لای نہی کا بہی جزم دیتا ہی جیسی لَا تَفعَل لَا تَفعَلَا لَا تَفعَلُوا لَا تَفعَلِی لَا تَفعَلنَ یعنی نکر اور نکرو اور اِذ مَا بہی ابو بشر سیبویہ کے

نزدیک حرف ہی جیسی اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ جسوقت کریگا تو کرونگا مین اور مَنْ فعل مضارع کو
جزم دیتا ہی جیسی مَنْ یَّکْفُرْ یَدْخُلِ النَّارَ جو شخص کفر بکیگا وہ دوزخمین جاوی اور مَا بہی جزم دیتا ہی جیسی
مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ جو کچہہ کروگی تم نیکی سی جانیگا اوسکو خدا اور مَهْمَا جیسی مَهْمَا تَصْنَعْ اَصْنَعْ
جسوقت کریگا تو کرونگا مین اور کبہی مہما استفہام کی واسطی آتا ہی جیسی مَهْمَا لِیَ اللَّیْلَةَ مہمالیہ
یہی کہا ہی ابن مالک نی اور اَیٌّ جیسی اَیُّهُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْهُ جو کوئی اونمین سے ماریگا مجہی مارونگا
مین اوسکو اور حَیْثُمَا جیسی حَیْثُمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ جس جگہہ جایگا تو جاونگا مین اور مَتٰی جیسی
مَتٰی تَفْعَلْ اَفْعَلْ جسوقت کریگا تو کرونگا مین اور اَیْنَ اور اَیْنَمَا جیسی اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ اور اَیْنَمَا
تَذْهَبْ اَذْهَبْ جس جگہہ جاویگا تو جاونگا مین اور اَنّٰی جیسی اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ جس جگہہ بیٹہیگا
تو بیٹہونگا مین اور کبہی اَنّٰی بمعنی کیف کی آتا ہی جیسی اَنّٰی شِئْتُمْ یعنی جسطرح چاہو تم اور کبہی کَیْفَمَا
بہی جزم دیتا ہی جیسی کَیْفَمَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ جسطرح بیٹہیگا تو بیٹہونگا مین ۵ یا و ہمزہ ہم اَیَا ہَیَا اَیْ
دیگر اِلَّا بدان ہا ناصب اسم اندگاہ این پنج حرف ای مقتدا یعنی اِلَّا نصب دیتا ہی اوس اسم کو
جو بعد اِلَّا کی آپڑی اور یہہ الاحرف استثنا کا ہی جیسی جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا آئی میری پاس
قوم مگر زید پس قوم مین زید بہی داخل تہا لیکن اوسکو مستثنی کرلیا قوم سی یعنی جو حکم قوم پر جاری
کیا تہا اوس حکم سی زید کو الگ کرلیا یعنی قوم کا آنا ثابت کیا اور زید کا نا آنا پس زید مستثنی ہی یعنی
الگ کیا گیا ہی اوس حکم سی جو حکم قوم کو ثابت تہا اور قوم مستثنی منہ ہی یعنی الگ کی گئی اوس سے
کوئی چیز اور یا اور اَیْ اور اَیَا اور آ یعنی ہمزہ مفتوحہ یہہ چارون حروف ندا کی ہین اور جو
اسم کہ انکی بعد آوی منصوب ہوتا ہی اگر مضاف ہووی جیسی یَا اَهْلَ الْکِتَابِ اَیْ عَبْدَ اللّٰهِ
اَیَا غُلَامَ زَیْدٍ اَصَاحِبَ الْکَرَمِ اور اگر انکی بعد اسم مفرد واقع ہووی نہ مضاف تو مضموم ہوگی جیسی یَا اَللّٰهُ
اَیَا زَیْدُ اور اگر یا بعد ان حرفون کا ذو اللام ہو تو بیچ مین اَیُّهَا لی آتی ہین جیسی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ یَا اَیُّهَا
الرَّجُلُ یعنی ای نبی ای مرد مگر لفظ مبارک اللہ مین یا اللہ کہتی ہین یا ایہا اللہ نہین کہتی و یقال
اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِیْ هَاتِ الْمَاءَ یعنی ہان ای ساقی لا پانی اور کبہی یا حذف ہو جاتا ہی جیسی

جیسی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اور کبھی حرف ندا کی بدلی لفظ مبارک اللہ کی بعد میم مشدد زیادہ کرتی
ہین جیسی اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ ای خدا بخش دی اور کبھی منادی مین ترخیم کرتی ہین یعنی آخر کا حرف گرا دیتی
ہین جیسی یَا حَارِ یا حارث ہین اور یَا عَبَّ یا عباس ہین اور کبھی اَیا کا ہمزہ ہی ہو جاتا ہے جیسی ہَیَا
زَیْدُ کہتی ہین جیسی اِنْ حرف شرط مین ہین کہتی ہیں ف کم کہ استفہامیہ شد چون کذا ناصب بود مثل کم کا
شَرِبْتَ فاش گواز من قنا یعنی بعد کم استفہامیہ کی اسم مفرد واقع ہوتا ہی اور منصوب ہوتا ہی
اور نام اوسکا تمیز ہی جیسی کَمْ کَاسًا شَرِبْتَ یعنی کتنی پیالی پی تونی اور کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ کتنی
مردونکو مارا تونی اور کبھی کم خبریہ ہوتا ہی اور اوسکی تمیز مین اکثر مِن آتا ہی جیسی کَمْ مِّنْ مُسْلِمٍ فِیْ قِبَاءٍ
یعنی بہت مسلمان قبا مین ہین یعنی پوشاک شہری پہنی ہین لیکن صالح اور زاہد ہین اور اگر مِن
نا آوی تو بہی اوسکی تمیز مجرور رہو جیسی قول ابو طیب متنبی کا ف وَکَمْ ذَنْبٍ مُوَلِّدُہُ اقْتِرَابٌ
یعنی بہت گناہ ہین کہ پیدا کرنیوالا اونکا نزدیکی ہی یعنی نزدیکی کی سبب پیدا ہوتی ہین اور کذا کی
تمیز بہی منصوب ہوتی ہی جیسی عِنْدِیْ کَذَا دِرْہَمًا یعنی میری پاس اتنی درہم ہین ف ہم چنین

لفظ عشر باشد مرکب با احد + جا ثمن تا تسع و تسعین بہ شمر این حکم را + ہم چنین باشند گاین نیز گی
ہم چو بیع + لیک بر تمیز او داخل شود من غالبا یعنی اَحَدَ عَشَرَ کا تمیز منصوب ہوتا ہی جیسی
جَاءَنِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا آئی میری پاس گیارہ مرد اسیطرح اِثْنَا عَشَرَ ١٢ اور ثَلٰثَۃَ عَشَرَ ١٣ اور اَرْبَعَۃَ ١٤
عَشَرَ اور خَمْسَۃَ عَشَرَ ١٥ اور سِتَّۃَ عَشَرَ ١٦ اور سَبْعَۃَ عَشَرَ ١٧ اور ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ ١٨ اور
تِسْعَۃَ عَشَرَ ١٩ اور عِشْرُوْنَ ٢٠ اور اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ ٢١ اور خَمْسَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ ٢٥
اور سَبْعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ ٢٧ اور ثَمَانِیَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ ٢٨ اور تِسْعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ ٢٩
رَجُلًا اور سبکی تمیز منصوب ہوگی اسیطرح سی گن جا ننانوی تک جیسی ثَلٰثُوْنَ تیس ٣٠
اَحَدٌ وَّثَلٰثُوْنَ اکتیس ٣١ اِثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ بتّیس ٣٢ ثَلٰثَۃٌ وَّثَلٰثُوْنَ تینتیس ٣٣ آخر تک
اور اسی طرح اَرْبَعُوْنَ چالیس ٤٠ اور خَمْسَۃٌ وَّاَرْبَعُوْنَ پینتالیس ٤٥ اور خَمْسُوْنَ
پچاس ٥٠ اور اَرْبَعَۃٌ وَّخَمْسُوْنَ چوّن اور سِتُّوْنَ ساٹھ ٦٠ اور سِتَّۃٌ وَّسِتُّوْنَ

چھتّر ۷۶ اور سبعون ستّر ۷۰ اور سبعة و سبعون ستہتّر ۷۷ اور ثمانون اسّی ۸۰ اور تسعون نوّے ۹۰ اور کاین کی تمیز بھی منصوب ہوتی ہی جیسی کاین رجلاً ضربتُ بہت مردونکو مارا میں ولیکن اکثر اسکی تمیز پر مِنْ آتا ہی جیسی کاین من قریة و کاین من رجلٍ و کاین من نبیٍّ اور کبھی کاین کو کایِن پڑھتی ہین جیسی کایِن

فصل بازدان اسماء افعال کہ ناصب میشوند چھ ہیں

رُوَیْدَ بَلْہَ حَیْہَلْ دونک علیک عندک ہا ہَا ہَاءَ لدیک و زاقعہ ہیہات وان دہ بازدہ مرتبہ ہیہات و ہیہات

ست و سرعان امی فتا جو اسم کہ اوسمین امر کی معنی یا ماضی کی معنی ہون اوسی اسم فعل کہتی ہین جیسی حَیَّهَلَ الثَّرِیْدَ بفتح یاء مشددہ و فتح ہا و فتح لام یعنی لاؤ ثرید ثرید اوسی کہتی ہین کہ روٹی دودہ یا شربت یا شوربی مین ملین اور حدیث مین اس کہانی کی تعریف آئی ہی اور حَیَّ اکیلا بھی اسم فعل ہی جیسی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یعنی آؤ اور جلدی کرو نماز پر اور بعضی عرب حیہل الصلوة کہتی ہین اور دونک بمعنی خُذْ کی ہی جیسی دونک اللبنَ یعنی لی دودہ اور علیک اور عندک کے معنی یہہ ہین کہ لازم لی اور پاس رکھہ جیسی علیک بالرِّفقِ یعنی لازم لی نرمی و عندک المالَ یا پاس رکھہ مال کو اور لدیک بھی بمعنی عندک کی ہی و بلہ زیدًا بفتح ہا یعنی چھوڑ زید کو اور ہَا بی ہمزہ اور ہَاءِ بہمزہ مکسور اور ہَاءَ بہمزہ مفتوح بمعنی خُذ کی ہی یعنی یہہ لفظ تین طرح سے پڑھا جاتا ہی ولیکن لغت پہلا فصیح تر ہی قصر لفیہ ہَاءَ لی تو ایکمرد ہَاءَمُا لو تم دو مرد یا دو عورتین ہَاءُمْ لو تم سب مرد ہَاءِ بہمزہ مکسور لی تو ایکعورت ہَاءُنَّ لو تم سب رنڈیان قوله تعالے هَاءُمُ اقْرَءُوْا یعنی لو پڑھو رویدَ زیدًا بفتح دال یعنی چھوڑ زید کو قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوَیْدَكَ یَا اَنْجَشَةُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ یعنی جانی دی ای انجشہ ساربان بہت مت گا ارا گکو چھوڑ دو لونگی شیشی توڑ ہیہات زید بحرکات ثلث و رتا یعنی بعید ہی زید اور ایہات بھی آیا ہی دُہَّدْرَیْنِ زید بضم الدالین المہملتین و تشدید راء المہملة المفتوحة یعنی باطل ہوا اور جھوٹا ہوا زید عرب کہتی ہین دُہَّدْرَیْنِ سعدُ القین یعنی جھوٹا اور خراب ہوا سعد لوہار و یہہ مثل اوس جگہہ بولتی ہین کہ کوئی شخص دعوی کری پہر جھوٹا نکلی اور ہیہاء شئی یعنی زیادہ

وسرعان زیدٌ خروجاً یعنی جلدی کی زیدنی ازروی نکلنی کے پس زید مرفوع ہی بسبب اسکے
کہ اسم سرعان کا ہی بجای فاعل کی اور خروجاً تمیز ہی اور اسیطرح شتان زیدٌ وعمروٌ یعنی الگ ہوگئے
زید اور عمرو ٥ بست وشش افعال ناقص رافع اسم اند وہم ناصب اخبار کان صار عاد ہم غدا
راح اض اصبح امسی واضحی ظل بات ÷ مافتی مادام ومارام ماانفک اتقوا ÷ مابرح مازال حار لیس آل استحال
حار وارتد انقلب دیگر تحول ای فتا ÷ ہم رجع باشند ہم افعالی کہ ایشان مشتق اند ÷ ہر کجا بینی ہمین
حکم است در جملہ روا ÷ یہہ چھبیس فعل ہین کہ انہیں افعال ناقصہ کہتی ہین یہ اسم کو رفع دیتی ہین
اور خبر کو نصب جیسی کانَ زیدٌ قائماً یعنی تہا زید کہڑا کانَ اللہ غفوراً ہی خدا بخشنی والا
کُن حلیماً ہو تو بردبار کُونوا حجارۃً ہو تم پتہر القرآن کائنٌ لکم اجراً قرآن ہونیوالا ہی واسطے
تمہاری باعث ثواب کا صارَ الطینُ خزفاً ہو گئی مٹی ٹہیکرا استحالَ العداوۃُ محبۃً ہو
تحوّل العداوۃُ محبۃً ہو گئی دشمنی دوستی ارتدّ یعقوبُ بصیراً ہو گیا یعقوب بینا دیکھنیوالا ÷
انقلبَ البصرُ خاسئاً ہو گئی آنکھ دھندلی جہپکنی والی آلَ الحبیبُ محبّاً ہو گیا معشوق عاشق
اور اسیطرح اض اور عاد اور حار اور رجع زیدٌ فقیراً یعنی ہو گیا زید فقیر یعنی پہلی تہا
اب ہوگیا یعنی بازگشت اور رجوع اوسکی فقر وافلاس کیطرف ہوئی اور اسیطرح غدا یعنی وقت
صبح کی ہوا اور راح یعنی بعد زوال آفتاب کے ہوا اور اسیطرح اصبح نحو کم من غنیٍ اصبح فقیراً بہت
غنی صبح کو ہو گئی فقیر اور اسیطرح امسی یعنی وقت شام کی ہوا اور اضحی وقت چاشت کے ہوا اور
ظل دن کو ہوا اور بات رات کو ہوا غرض کہ یہہ ستّرہ فعل انتقال کے واسطی آتی ہین ÷
یعنی ایک امر سے دوسرا امر ہوجانا اور مازال اور مافتی اور مارام اور ماانفک اور
مابرح یہہ پانچ فعل ہمیشگی کے واسطی آتی ہین نحو لایبرح زیدٌ عاکفاً یعنی زید ہمیشہ گوشہ نشین رہیگا
لا ینفکّ عمروٌ ذاکراً یعنی عمرو ہمیشہ ذاکر رہتا ہی اور مادام واسطے توقیت کی جیسی اجلسُ مادام زیدٌ
جالساً بیٹھونگا مین جب تک زید بیٹھا ہی پس معین کیا اپنی بیٹھنی کو جبتک خبر اسم کی واسطے
ثابت رہی یعنی زید اسم مادام کا ہی اور جالساً خبر مادام کا ہی پس جبتک جلوس زید کو ثابت رہیگا

تب تک مین بیمار ہونگا اور جاءَ جیسی جاءَ البُرُّ قفیزًا یا قفیزین یعنی ہوئی گیہون ایک پیمانہ یا دو پیمانے
اور لیسَ بمعنے نفی کی ہی جیسی لیسَ زیدٌ قائمًا نہین زید کھڑا لیسُوا اخیارًا نہین ہین وہ لوگ اچھے دیگر

افعال مقارب در عمل چون ناقص اند ٭ چون عسی اخلولق دیگر حری بہر رجا ٭ کاد بہر قرب چون ہلہل

کرب ہم یوشک ٭ علق و اخذ و انشا و جعل و طفق آغاز را ٭ گاہ می آید ذہبت نیز از بہر شروع ٭ شاہدے
داریم بروی از حدیث مصطفےٰ ٭ یعنی ان سب فعلون مین نزدیکی کی معنی ہین اور عمل انکا یہ ہی کہ اسم کو رفع
دین اور خبر کو نصب جیسی افعال ناقصہ لیکن انکی خبر اکثر مضارع ہوتا ہی جیسی عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ
بِالْفَتْحِ یعنی نزدیک ہی امید ہی کہ اللہ لاوی فتح پس خبر عسی کی مضارع واقع ہوا اَنْ کی ساتھ اور
یہی اکثر ہی اور اسیطرح حَرٰی زیدٌ اَنْ یَّقُوْمَ یعنی لائق ہی زید کہ کھڑا ہو و اخلولقت السماء
اَنْ تُمْطِرَ نزدیک ہی کہ بادل برسی اور کادَ کی خبر اکثر مضارع ہوتا ہی بغیر اَنْ کی جیسی کاد القمر
یَبْزُغُ نزدیک ہی کہ چاند طلوع ہو عرب بولتی ہین کاد العروس یکون امیرًا نزدیک ہی دولہا یا دولہن
کہ امیر ہو یعنی وہ امیر کی مانند ہوتی ہین اور اسیطرح ہلہلَ زیدٌ یفعل کذا نزدیک ہی زید کہ ایسا کری
کَرَبَ القلبُ یذوبُ نزدیک ہی کہ دل پگہل جاوی اور یُوشِکُ کی خبر اکثر مضارع ہوتا ہی اَن کے
ساتھ جیسی یوشک زید ان یخرج نزدیک ہی زید کہ نکلی اور باقی چہ افعال شروع کی معنی رکھتی
ہین اور اونکی خبر ہمیشہ مضارع ہوتا ہی بغیر اَنْ کی جیسی عَلِقَ زیدٌ یظلم اور اَخَذَ زیدٌ یظلم
اور اَنْشَأَ زیدٌ یظلم یعنی زید نی ظلم کرنا شروع کیا اور اسیطرح طَفِقَ زیدٌ یخبر یعنی زید خبر دینی لگا
قوله تعالی طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ یعنی سینی لگی آدم اور حوّا اپنی بدن کے
اوپر بہشت کی پتی اور جَعَلَ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم یَمْسَحُ رَاْسَهٗ یعنی سہلانے
لگی رسول صلی اللہ علیه وآله وسلم سر عمار بن یاسر رضی اللہ عنه کا اور اسیطرح ذَهَبَ زیدٌ یفعل کذا
یعنی زید ایسا کرنی لگا قال علیه الصلوة والسلام فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ یعنی اگر سیدھا
کرنی لگی تو استخوان پہلو کو توڑسی تو اوسکو یعنی وہ سیدھی نہین ہوتی اور اگر بزور سیدھی کسی تو تو

اوسکو توڑ ڈالیگا ٭ یک بابِ دان افعال تحویلی کہ داخل میشوند ٭ بر دو اسم و بر دو را منصوب سازند

سازند ای فتا * اولین صیّرت دیگر شد جعل سیوم وہب * چارم و پنجم ششم رد و اتخذ ترک ای فتا * یعنی
یہ چھہ فعل افعال تحویل کہلاتی ہین تحویل پھیرنا ایک چیز کا اوسکی حال اصلی سی اور یہہ دو اسم پر آتی ہین اور
دونو کو منصوب کرتی ہین جیسی صیّرت الطین خزفاً کردیا مین مٹی کو ٹھیکرا اور جعل الارض فراشاً
بنایا خدائی زمین کو فرش وہب اللہ زیداً فداءک کری خدا زید کو فدا تیرا اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً
بنایا خدائی ابراہیم کو دوست ورد وجوہہن البیض سوداً یعنی کردیا اون عورتونکی موہنہ نے
سپید چیزونکو سیاہ یہ مدح ہی یعنی سب سفید چیزین اونکی چہرونکی آگی سیاہ دکھائی دیتی ہین یا ذم ہی یعنی
جس سفید چیز پر اونکی کالی موہنون کا پرتو پڑا سیاہ ہوگئین والا ول اولی وترکت زیداً اخا القوم
یعنی بنادیا مین زید کو بھائی قوم کا یعنی اوسکو پال پوس کے قوم کا ہمسر اور برابر بنادیا یہ چہو فعل ابن
مالک نے اپنی الفیہ مین لکھی ہین ٥ دیگر افعال یقین و شک بود کان بر دو اسم * چون در آید ہر یکی
منصب بسازد ہر دو را ظن و حسب و رائ و علم جعل وعد و ہب حجا * خال و زعم و وجد و دری
الفی تعلم ہم درای * یعنی یہ بندرا فعل افعال قلوب اور افعال یقین و شک کہلاتی ہین دو اسمون پر
آتی ہین دونو کو نصب دیتی ہین اور سولہوان تقول ہی کہ وہ بھی ظن کے معنی رکہتا ہی جیسی
اتقول عمرواً منطلقاً یعنی کیا گمان کرتا ہی تو عمرو کو چلنی والا پس تقول نی دونو اسمونکو نصب دیا
اسواسطی کہ گمان کے معنی رکہتا ہی اور گمان کرنا فعل قلب کا ہی اور ظن جیسی ظننت زیداً عالماً
یعنی گمان کیا مین زید کو عالم یعنی غالب میری گمان مین یہ ہوا کہ زید عالم ہی اور حسب جیسی
حسبت الجود خیراً یقین کیا مین بخشش کو نیک اور رای جیسی رأیت اللہ اکبر کل شئ یقین کیا مین
خدا کو بزرگتر سب چیز سی اور علم جیسی علمت زیداً عالماً اور جعل جیسی جعلوا الملائکة اناثاً
یعنی اعتقاد کیا کفار نی فرشتونکو عورتین یعنی جانا کہ فرشتی عورت ہین اور عد جیسی لا تعدد شریک
فی الغنی الیفا یعنی جان شریک تونگری کو دوست اور ہب جیسی ہب زیداً ہالکاً جان زید کو ہلاک
ہونی والا اور حجا جیسی احجو ابرزید تقیاً گمان کرتا ہون مین زید کو پرہیزگار اور خال جیسی
خلت الدار خالیة خیال کیا مین گہر کو خالی اور زعم جیسی زعمت اللہ غفوراً یقین کیا مین خدا کو

بخشنی والا ہے زعمت الشیطان شکورًا گمان کیا یعنی شیطان کو شکر کرنی والا اور وجد جیسی قول خدا تعالی کا
وجدک عائلاً پایا خدا نی تجھی مفلس اور قول میرا وجدت اللہ توابًا رحیمًا پایا یعنی خدا کو توبہ قبول کرنے
والا اور رحیم اور زکن جیسی زکنت زیدًا عالمًا جانا یعنی زید کو عالم اور الفی جیسی الفیت زیدًا
غنیًا پایا یعنی زید کو توانگر اور تعلّم جیسی تعلّم شفاء النفس قہر عدوّہا یعنی دشمن جانکہ مقہور کرنا
موجب شفاء جان کا جان اور دری جیسی دریت زیدًا وفی العہد جانا یعنی زید کو وفا کرنی والا
عہد کا ف رافع اسماء جنس افعال مدح و ذم بود پس ستآنہا نعم بئس ساء و آنکہ حبذا ہے یعنی یہ چار
فعل مدح اور ذم کی کہلاتی ہین دو مدح اور توصیف کے واسطی آتی ہین یعنی نعم اور حبذا اور دو
واسطی ہجو اور ذم کی ہین یعنی ساء اور بئس پس فاعل نعم اور بئس اور ساء کا اسم ذو اللام
ہوتا ہی کہ نعم اور بئس اور ساء اوسی رفع دیتی ہین جیسی ہو نعم النصیر وہی خوب مدد کرنیوالا ہے
وذلک بئس الشراب یعنی وہ برا شربت ہی اور کبھی فاعل اونکا وہ اسم ہوتا ہی جو مضاف ہو
ذو اللام کیطرف جیسی نعم غلام الرجل خوب ہی غلام مرد کا نعم دار المتقین خوب ہی گھر نیک
بندونکا اور بعد فاعل کی اکثر مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم واقع ہوتا ہی جیسی نعم الرجل زید
خوب مرد ہی زید پس الرجل فاعل نعم کا ہی اور زید مخصوص بالمدح ہی قال علیہ الصلوۃ والسلام
نعم عبد اللہ خالدٌ یعنی خوب بندہ ہی خالد بن ولید اور بئس الفحلُ فحلُہم بد جوان ہی جوان اونکا
پس بئس فعل ذم کا ہی اور الفحل فاعل اوسکا ہی اور فحلہم مضاف مضاف الیہ ملکر مخصوص بالذم ہی ۞
وساء الرجل زیدٌ بد مرد ہی زید اور حبذا مین ذا فاعل ہی کہ کبھی اوس سے الگ نہین ہوتا جیسی حبذا زید
خوب ہی زید پس حب فعل مدح کا ہی اور ذا اوسکا فاعل ہی اور زید مرفوع ہی اسواسطی کہ مخصوص
بالمدح ہی اور یا حبذا المتحملون یعنی خوب ہین تحمل کرنیوالی اور یہ یا ندا کا نہین بلکہ تنبیہ کا ہی
یا منادی یہان سی محذوف ہے یعنی یا قوم حبذا المتحملون ف بعد ازین ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر
اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا ۞ پس صفت باشد کہ آن باشد اسم فاعل ست ۞ ہفتم اسم
تام باشد ناصب تمیز را ۞ یعنی سات عامل قیاسی ہین اول فعل خواہ ماضی ہو خواہ مضارع

مضارع خواہ لازم ہو خواہ متعدی فاعل کو رفع دیتا ہی جیسی ذَہَبَ زَیدٌ و یَضرِبُ زَیدٌ پس ذہب
فعل ماضی ہی اور زید اوسکا فاعل ہی اسواسطی مرفوع ہی اور یضرب فعل مضارع ہی اور زید اوسکا فاعل
ہی اسواسطی مرفوع ہی **فعل لازم** اوسی کہتی ہین جسکا اثر دوسری کو نہ پہونچی جیسی قَعَدَ عَمروٌ یعنی
بیٹھا عمرو اور **متعدی** اوسی کہتی ہین جسکا اثر دوسری کو پہونچی جیسی یَضرِبُ زَیدٌ عَمرًا مارتا ہی
زید عمرو کو پس اثر یضرب کا یعنی مار عمرو کو پہونچا اور اسیطرح یقتل اور اکرم اور یہ افعال متعدیہ
مفعول کو بھی چاہتی ہین اور اوسکو نصب دیتی ہین جیسی عَظَّمَ زَیدٌ خَالِدًا یعنی بزرگ کیا زید نی خالد کو
پس زید مرفوع ہی اسواسطی کہ فاعل عظم کا ہی اور خالد منصوب ہی اسواسطی کہ مفعول عظم کا ہی اور
مصدر بھی فعل کا عمل کرتا ہی مصدر اوسی کہتی ہین جسکی آخر فارسی مین تن یا دن آوی جیسی
اَلقَتلُ کشتن اَلضَّربُ زدن اَلسَّمعُ شنیدن اَلذَّہَابُ رفتن پس مصدر فعل کیطرح فاعل اور
مفعول کو چاہتا ہی اور فاعل کیطرف مضاف ہوتا ہی جیسی اَعجَبَنِی ضَربُ زَیدٍ عَمرًا خوش کیا
مجھی مارنی زید نی عمرو کو پس اَعجَبَ فعل ہی اور یای متکلم کی مفعول اوسکا ہی محل نصب مین اور ضرب
مصدر ہی مضاف طرف فاعل اپنی کی اور زید مضاف الیہ ہی اس سبب سے لفظا مجرور ہی اور حقیقت
مین وہ فاعل ہی مصدر کا پس محل رفع مین ہوگا اور عمرًا مفعول ہی مصدر کا اس سبب سے منصوب
اور مصدر یعنی ضرب اس سبب سے مرفوع ہی کہ فاعل ہی اعجب کا اور اسیطرح دَفعُ اللّٰہِ النَّاسَ یعنی
دفع کرنا خدا کا آدمیونکو پس دفع مصدر ہی مضاف طرف فاعل اپنی کی یعنی لفظ مبارک اللہ کی
اور یہ لفظ مبارک مضاف الیہ ہی اس سبب سے مجرور ہی اور الناس مفعول ہی مصدر کا اس سبب سے
منصوب ہی اور تیسرا عامل قیاسی **اسم فاعل** ہی جیسی ضارب اور ذاہب اور قاتل اور مکرم
اور مقاتل وغیرہ پس یہ بھی اپنی فعل کا عمل کریگا یعنی اسکا فعل اگر متعدی ہی تو یہ بھی اپنی فعل کی
طرح فاعل اور مفعول کو چاہیگا پس فاعل کو رفع دیگا اور مفعول کو نصب جیسی زَیدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ
عَمرًا پس ضارب اسم فاعل ہی اور غلام مضاف اور ہ ضمیر کی مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ
ملکر فاعل ہوا ضارب کا اس سبب سے مرفوع ہی اور عمرا مفعول ہی اسم فاعل کا اس سبب سے منصوب

اور اگر فعل فاعل کا لازم ہی تو صرف فاعل کو چاہیگا اور اوسکو رفع دیگا جیسے ذَہَبَ غُلَامُنَا جانے
والا ہی غلام ہمارا پس ذہب اسم فاعل ہی اور غلام مضاف اور نا ضمیر متکلم کا مضاف الیہ پس مضاف
مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا اسم فاعل کا اس سببسے مرفوع ہی اور چوتھا عامل قیاسی اسم مفعول ہے
وہ بھی فعل متعدی کا عمل کرتا ہی یعنی فاعل کو رفع دیتا ہی اور مفعول کو نصب جیسے زَیْدٌ مُعْطًی
غُلَامُہٗ دِرْہَمًا زید دیا گیا ہی غلام اوسکا درہم کو یعنی درہم اوسکو دی ہی پس معطی اسم مفعول ہے
باب افعال سی اصل اسکی مُعْطَیٌ تھی بروزن مُکْرَمٌ اور غلامہ اوسکا نائب فاعل ہی اور درہمًا
اوسکا مفعول پانچواں عامل قیاسی صفت مشبہہ ہی یعنی مانند اسم فاعل کے جیسے حَسَنٌ
حَسَنَانِ حَسَنُوْنَ حَسَنَۃٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ اور اسیطرح کَرِیْمٌ کَرِیْمَانِ آخر تک اور یہ صفت
مشبہہ فعل لازم سی مشتق ہوتا ہی پس فعل لازم ہی کا عمل کریگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْہُہٗ پس حسن
صفت مشبہہ ہی اور وَجْہُہٗ فاعل اوسکا ہی مضاف مضاف الیہ ملکر چھٹا عامل قیاسی مضاف
ہی یعنی وہ اسم کہ منسوب ہو دوسرے اسم کی طرف پس اول کا نام مضاف ہوگا اور دوسریکا نام مضاف الیہ
اور عمل مضاف کا یہ ہی کہ مضاف الیہ کو زیر دیوی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اور مضاف پر کچھ اعراب مقرر نہین
جیسا عامل آویگا ویسا اوسپر عمل کریگا لیکن مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہتا ہی گویا مضاف کے بعد کوئی
حرف جر کا جیسے لام یا مِنْ چھپا ہوا ہی کہ وہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہی تقول ذَہَبَ صَاحِبُ الْکَرَمِ
گیا صاحب بخشش کا پس ذہب فعل لازم ہی اور صاحب اوسکا فاعل ہے اور مضاف ہی اور کرم مضاف
الیہ اور قَرَأَ عَمْرٌو کِتَابَ اللّٰہِ پڑھا عمرو نے کتاب خدا کو پس عمرو فاعل قرأ کا ہی اور کتاب مفعول اور
مضاف اور لفظ مبارک مضاف الیہ اور مَرَرْتُ بِمَالِکِ الدِّیْنَارِ پس مررت فعل فاعل ہے اور بی جارہ
اور مالک مضاف اور دینار مضاف الیہ اور مضاف سی تنوین گر جاتا ہی پس غُلَامُ زَیْدٍ کہینگے نہ
تنوین غلام بلکہ غلام زید کہینگے فقط پیش سے یا زبر سی یا زیر سی جیسا کہ معلوم کر گیا تو اور مضاف سے
نون تثنیہ کا اور نون جمع کا بھی گر جاتا ہی جیسے جَاءَنِیْ غُلَامَا خَالِدٍ آئے میرے پاس دو لڑکے خالد کے
پس غلاما کی اصل غُلَامَانِ تھی نون بسبب اضافت کے گر گیا اسیطرح یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ اصل اسکی یدان تھی یعنی

یعنی دو ہاتھ پس جب یدان کو مضاف کیا ابو لہب کے طرف نون گر گیا یدا رہ گیا اور ابو لہب کا واو سبب
عمل مضاف کی یائی ہو گیا جیسین ہی ہر مضاف الیہ پر ظاہر ہوا اور یہ ابی مضاف ہی اور لہب مضاف الیہ
اس سبب سے لہب مجرور رہی سناقوان عامل قیاسی اسم تام ہی یعنی وہ اسم جسکی آخر مین تنوین ہو یا نون
تثنیہ کا ہو یا نون جمع کا ہو یا مضاف الیہ ہو پس یہ اسم نصب دیگا اسم نکرہ کو جیسی عِنْدِی رَطْلٌ زَيْتًا رطل
بہرا ہی روغن زیتون کا وَمَنَوَانِ سَمْنًا دو من ہی گہی رطل آدہ سیر کا پیمانہ ہی اور من سیر کو کہتی
ہین وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا بیس ہین درہم وَمِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا زمین بہر ہی سونا اور اس اسم منصوب کو
تمیز اور ممیز کہتی ہین کیونکہ یہ ابہام اور پوشیدگی کو زائل کرتا ہی ے رافع فعل مضارع معنوی
باشد بدان ☆ اسم چنین معنی بود عامل یقین در مبتدا ☆ عامل معنوی اوسی کہتی ہین جو لفظ مین نہ آوی اور
وہ دو ہین اول عامل فعل مضارع کا ہی جیسی يَزِيْدُ يَعْلَمُ پس یعلم مرفوع ہی عامل معنوی سے
اور وہ عامل معنوی خالی ہونا مضارع کا ہی عامل ناصب اور جازم سی اور دوسرا عامل معنوی مبتدا
اور خبر کا ہی جیسی زَيْدٌ قَائِمٌ پس زید مبتدا ہی اور قائم خبر ہی اور دونو کو عامل معنوی نے رفع دیا ہے
اور وہ عامل معنوی خالی ہونا اسم کا ہی لفظی عاملون سے واللہ اعلم **فصل** اسم کی دو قسمین ہین
ایک معرب ایک مبنی **مبنی** وہ کہ ایک حال پر رہی اور عامل کا عمل نقبولی اور **معرب** وہ کہ عامل کے
تغیر دینی سی متغیر ہو جاوے ے مبنی آن باشد کہ ماند بر قرارش ☆ معرب آن باشد کہ گردد بارہ بار جیسی جَاءَنِي
زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ اور جَاءَنِي هٰؤُلَاءِ اور رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ اور مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ پس هٰؤُلَاءِ
تینو حال مین مکسور رہا جیسا تہا اور ماضی بہی مبنی ہی فتحہ پر جیسی ضَرَبَ وَنَصَرَ اور حرف سب
مبنی ہین جیسی مِنْ وَاِنْ وَمَا وَلَا وغیرہ اور امر حاضر بہی مبنی ہی جیسی اُقْتُلْ اُعْلُمْ اور ان تینو کو
مبنی اصل کہتی ہین یعنی اصل مبنی یہی ہین اور باقی جو اور مبنی ہین یعنی اسم جتنی مبنی ہین سو
انہین تینو کی مشابہت سی مبنی ہین اور سب اسم مبنی آٹھ قسم ہین **اول مضمرات** جیسی
هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُنَّ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُنَّ اَنَا نَحْنُ یعنی وہ وی تو تم مین ہم ☆ اور
اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا اِيَّاهُمْ اِيَّاهَا اِيَّاهُنَّ اِيَّاكَ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ اِيَّاكِ اِيَّاكُنَّ اِيَّايَ اِيَّانَا یعنی اوسکو اونکو

تجھکو تمکو ہمکو جیسے ہُوَ الغَفُورُ وہی بخشنے والا ہی پس ہو مبتدا ہی اور غفور خبر ہُمُ المُفلِحُونَ وہی ہیں
نجات پانے والے اَنتَ قُلتَ تو نے کہا تو نے نَحنُ نَقُصُّ ہم قصہ کہتے ہین ہم اِیَّاکَ نَعبُدُ تجھکو بندگی
کرتے ہین ہم اِیَّایَ فَارْھَبُونِ مجھکو پس ڈرو تم مجھکو اِرْہَبُوا امر کا صیغہ ہی اور دوسرا قسم
موصولات جیسے اَلَّذِي اَللَّذَانِ اَللَّذَيْنِ اَلَّذِينَ اَلَّتِي اَللَّتَانِ اَللَّتَيْنِ اَللَّاتِي
اور مَا اور مَنْ جیسے الخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ شیطان وہ شیطان کہ وسوسہ ڈالتا ہی سَمِعَ اللّٰہُ
قَولَ الَّتِي تُجَادِلُكَ سنا اللہ نے قول اوس عورت کا جو بحثتی ہی تجھسے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ
نُشُوزَهُنَّ وہ عورتین کہ ڈرتے ہو تم اونکی نافرمانی کو وَيَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ بہت دیتا ہی رزق
جسکو چاہتا ہی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ حَصَبُ جَهَنَّمَ تم اور وہ چیز جسکو پوجتے ہو تم جہنم کی ایندھن ہوگے
اور تیسرا قسم اسماء اشارہ ہین یعنی ذَا اور ذَاكَ مذکر واحد کو اور تَا اور تِهِ اور تِلْكَ مؤنث
واحد کو اور ذَانِ اور ذَيْنِ مذکر تثنیہ کو اور تَانِ اور تَيْنِ مؤنث تثنیہ کو اور جمع کیواسطے اولاء
اور ہا حرف تنبیہ کا ملا کر ہٰذَا وہٰذَانِ وہٰذَيْنِ وہٰذِہ وہَاتَانِ وہٰؤلاء بھی کہتے ہین یقال ہٰذَا
الرَّجُلُ عَالِمٌ یہ مرد عالم ہی ذٰلِكَ الكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ وہ کتاب نہین اوسمین شبہہ تِلْكَ اَمَانِيُّهُم
یہ آرزوئین اونکی ہین هٰذَانِ سَاحِرَانِ یہ دونو جادوگر ہین هٰذِهِ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہی اور
چوتھا قسم اسماء افعال ہین جیسے صَهْ چپ رہ مَهْ نکر آمین قبول کر اور ذکر انکا گذر گیا
پانچوان قسم اصوات ہین جیسے نَخْ کہ جب اونٹ کو سولایا چاہتے ہین یہ کلمہ کہتے ہین اور
غَاقِ کوّے کی بولی کی نقل ہی چھٹا قسم مرکبات جیسے اَحَدَ عَشَرَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ تقول جاءنی
اربعةَ عشرَ رجلاً ساتوان کنایات جیسے کم وکذا آٹھوان ظرف جیسے قبل وبعد کہ جب
انکا مضاف الیہ محذوف ہو اور دلمین مقصود ہو مبنی ہوتی ہین ضمہ پر جیسے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
مِن قَبْلُ راہ اور چلن خدا کا کہ گذرا آگے سے یعنی مِن قَبْلِ ہٰذَا الزَّمَانِ پس ہٰذا الزمان مضاف الیہ
قبل کا تھا سو محذوف ہوا اس سبب سے قبل مبنی علی الضم ہی اور حیث کہ مبنی علی الضم ہی جیسے
مِن حَيْثُ خَرَجْتَ جس جگہہ سے نکلے تو قال المتنبی ٥ اذ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءٌ اس

اس واسطیکہ جہان ہوہو بدلی تاریکی کی روشنی ہو اور اذا جیسی اذا جاء جسوقت آوی پس جاء ماضی تہا
بسبب شرط کی مضارع کی معنی مین ہوگیا اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت آفتاب لپیٹا جاوی اور کبھی
اذا مفاجات کیواسطی آتا ہی جیسی فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ پس یکایک وہ لاٹھی موسی کی سانپ ہوئی فَاِذَا هِيَ
بَيْضَاءُ پس یکایک ہاتہہ موسی کا روشن تہا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اِذْ بمعنی وقت کی جیسی اِذْ قَالَ
رَبُّكَ جسوقت کہا خدائی تیری اور اَيْنَ مبنی ہوتا ہی فتحہ پر جیسی اَيْنَ الْمَفَرُّ کہان ہی بہاگنی کی
جگہہ اور اعراب کی تین قسمین ہین رفع اور نصب اور جر پس رفع علامت فاعل کی ہی اور نصب
علامت مفعول کی اور جر علامت مضاف الیہ کی اور اسم ایک منصرف ہوتا ہی اور ایک غیر منصرف
غیر منصرف اوسی کہتی ہین جسمین دو سبب ہون ان نو سببون سی یا ایک ہو قائم مقام دو کی
اور وہ نو سبب یہہ ہین ۱ عدل ۲ و تانیث ۳ و وصف ۴ و وزن فعل ۵ علم ۶ و عجمہ ۷ جمع ۸ اور ترکیب ۹
الف و نون زایدہ ہی نوان یاد کرلی کہ یہہ بات قریب ہی اور حکم غیر منصرف کا یہہ ہی کہ رفع کی حالت
مین اوسپر ضمہ ہو اور نصب کی حالت مین اوسپر فتحہ ہو اور جر کی حالت مین بہی فتحہ ہو جیسی جاءنی احمدُ
و رأیتُ احمدَ و مررتُ باحمدَ عدل یعنی عدول کرنا اصلی صیغہ سی بغیر ارادہ تصریف اور تخفیف کی
جیسی ثُلٰثَ و مَثْلَثَ کہ اصل مین ثلٰثۃ ثلٰثۃ تہا یعنی تین تین اور قیاس یہہ تہا کہ ثلٰث کی معنی فقط
تین ہوتی پس جب معنی اسکی تین تین ہوئی معلوم ہوا کہ اصل اسکی ثلٰثۃ ثلٰثۃ ہی اور اسیطرح اُحَادَ
و مَوْحَدَ و ثُنَاءَ و مَثْنٰی و رُبَاعَ و مَرْبَعَ یعنی ایک ایک اور دو دو اور چار چار اور جیسی عُمَرُ
و زُفَرُ و جُحَی کہ آدمیونکی نام ہین اور رُبُغُ کہ ایک عورت اور شہر کا نام ہی یہہ الفاظ معدول ہین عامر
اور زافر اور جاحِ اور رابغ سی اسکو عدل تقدیری کہتی ہین کہ نحویون نی ان لفظون کو جب غیر
منصرف پایا اور سوا علم کی دوسرا سبب نہ دیکہا زبردستی ٹہرا دیا کہ یہہ معدول ہین اور تانیث
لفظی جیسی طلحہ اور فاطمہ اور معنوی جیسی زینب اور سقر اور وصف اصلی جیسی احمر یعنی
سرخ رنگ پس اربع بیچ مررت بنسوۃ اربع کی غیر منصرف نہوگا اس واسطیکہ وصف ہونا
اربع کا عارضی استعمال کی ہی نہ وصف اصلی پس اسود اور ارقم اور ادہم غیر منصرف ہونگی اس

واسطی کہ اصل مین یہ وصف تھی یعنی سیاہ رنگ چیز آور ابلق چیز گویا مرقوم اور منقش ہے آور تیرہ رنگ چیز
بعد ازان از روی استعمال کی اسود خاص ہوگیا کالی سانپ پر آور ارقم برچتیا پر آور ادہم بڑی پر
پس یہ لفظ اگرچہ بالفعل اسم ہین لیکن اصل مین وصف تہی اس سبب سے غیر منصرف ہونگی آور اکثر عرب
اجدل اور اخیل اور افعی کو منصرف پڑہتی ہین اور بعضی غیر منصرف بہی پڑہتی ہین جیسی قول عطامی کا
فراخ القطا لاقین اجدل بازیا یعنی بچی چکور کی کہ ملی صقر درازدست سی آور قول حسّان بن
ثابت صحابی کا ؎ ما طائری یکونا علیک با خیلا یعنی نہین پرندہ میرا کسی دن تجہپر اخیل یعنی منحوس
اخیل اور شقراق اور خضاری ایک پرند کو کہتی ہین کہ سرخ سبز بندکیان رکہتا ہی اور عرب اوسی
منحوس جانتی ہین اور **وزن فعل** یعنی اسم اوس وزن پر ہو جو فعل سی خاص ہے اور اوسکی آخر مین
تاء تانیث کی متحرکہ نہ آئی ہو جیسی بذّر کہ ایک ندی کا نام ہے اور یسع کہ ایک پیغمبر کا نام ہی اور
احمد اور یعلی اور یزید اور یشکر آدمیونکی نام پس یعمل منصرف ہوگا اسواسطیکہ یہ وزن اگرچہ فعل
خاص ہی لیکن اس لفظ مین گیسیی تی آئی ہی جیسی ناقۃ یعملۃ یعنی اونٹنی تیز رو کہ خوب کام کرتی ہو اور
علمیت ہی سبب سے غیر منصرف ہوتی جیسی لقمان اور بلقیس آور مریم قال الشاعر ؎ کہا حکمۃ لقمان
صورۃ یوسف نغمۃ داؤد عصمۃ بلقیس عفۃ مریم پس یہ چارو نام مضاف الیہ واقع ہوئی ہین اس سبب سے
ان پر فتحہ ہی اور **عجمۃ** یعنی غیر عرب ہونا ہی عدم صرف کا سبب ہے آور شرط اوسمین یہ ہی کہ او
عجمی لغت مین نام ہو اور بیچ کا حرف متحرک ہو یا وہ اسم تین حرف سی زائد ہو پس ابراہیم غیر منصرف
ہوگا اس واسطی کہ علم ہی عجمی اور زائد ہی تین حرف سی آور اسیطرح سے جبرئیل اور میکائیل علم عجمی
ہین آور شتر کہ نام قلعہ کا ہی غیر منصرف ہی اس واسطیکہ علم عجمی ہے اور متحرک الاوسط پس نوح
منصرف ہوگا اسواسطی کہ علم عجمی ہی لیکن تین سی زائد نہین اور متحرک الاوسط بہی نہین آور
اسیطرح ہود اور لوط منصرف ہین مگر تین یہ اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام
کہ یہ چہا منصرف ہین کسی شاعر نحوی نی کہا ہی ؎ گرہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبری
تا کدام ست ای برادر نزد نحوی منصرف ﷺ صالح و نوح و محمد با شعیب و ہود و لوط منصرف

منصرف دان ودگر باقی ہمہ آید منصرف اور **جمع اقصی** سبب ہے عدم صرف کا ایسا بھاری سبب کہ اکیلا دو کے
بدلے ہی جمع اقصی اوسی کہتی ہین کہ اوسکی پہر جمع مکسر نہو سکتی ہو یعنی اوسکی بنا کو توڑکر پہر جمع نہ بنا سکتی
ہون جیسی آساور وآناعیم آساور جمع ہی اسورة کا اسورة جمع ہی سوار کا سوار کنگن کو کہتی ہین
اور اناعیم جمع ہی انعام کا انعام جمع ہی نعم کا نعم چارپایہ کو کہتی ہین اور اسی پر محمول ہے جو جمع مفاعل
اور مفاعیل کے وزن پر ہو جیسی مساجد مسجد کے جمع اور مصابیح مصباح کی جمع اور **ترکیب** بہی سبب ہے
عدم صرف کا یعنی ترکیب امتزاجی جسمین اضافت اور اسناد نہو بس بعلبک غیر منصرف ہوگا اسواسطے
کہ مرکب امتزاجی ہی اور علم ہی ایک شہر کا بعل ایک بت کا نام تہا اور بک اوس شہر کی بنانیوالی کا
نام تہا اور اسیطرح معدیکرب کہ ایک شخص کا نام ہی اور عبداللہ غیر منصرف نہوگا اس واسطی کہ اسمین
ترکیب اضافی ہی اور تابط شرا بہی غیر منصرف نہوگا اسواسطیکہ اسمین ترکیب اسنادی ہی یعنی ترکیب
فعل اور فاعل کی معنی اسکی یہ ہین کہ بغل مین دابا شرارت کو بعد ازان لقب ایک شخص کا ہوا اور بینیہ کیا
نقول جاوی تابط شرا اور رایت تابط شرا و مررت بتابط شرا اور اس سبب مین یعنی ترکیب مین
علمیت شرط ہی اور **الف ونون زائدہ** ہونا کلمہ مین بہی عدم صرف کا سبب ہے جیسی عثمان
کہ نام ہی اور سکران یعنی متوالا اور جبس غیر منصرف پر الف لام آویگا حالت جر مین اوسپر زیر آویگی
جیسی مررت بالاحمدِ و بالنعمانِ اور اگر الف ولام نہوتا تو مررت باحمدَ و بنعمانَ کہتی بفتح آخر اور
اسیطرح جب غیر منصرف مضاف ہوگا تو حال جر مین اوسپر زیر آویگی جیسی مررت باحمدِکم و بمساجدِ البلد **فصل**
قواعد متفرقہ مین اسم دو قسم ہی معرفہ اور نکرہ یعنی خاص اور عام پس **معرفہ** وہ اسم ہی کہ ایک چیز
معین کیواسطی موضوع ہو جیسی زید کہ ایک شخص معین کا نام ہی اور معرفہ سات قسم ہی **اول مضمرات**
جیسی ہو ہما ہم انا نحن وغیرہ **دوسرا اسماء اشارہ** جیسی ہولاء وہذا وذلک وغیرہ
تیسرا موصولات جیسی الذی والتی ومن وما **چوتہا علم** یعنی نام **پانچوان** وہ اسم
جسپر الف لام آوی جیسی الرجل یعنی مرد معین **چہٹان منادی** جیسی یا زیدُ ویا رجلُ و
ساتوان وہ اسم کہ **مضاف** ہو طرف معرفہ کی جیسی غلامُ زیدٍ کہ زید معرفہ تہا پس جب

غلام اوسکی طرف مضاف ہوا وہ بمعنی معرفہ ہوگیا کہ الشجرۃ ننا اور نکرہ وہ اسم ہی جو معین نے
وسطی نہو بلکہ شایع ہو جنس مین جیسے رجلٌ یعنی مرد کوئی مرد ہو اور فرسٌ یعنی گھوڑا کوئی گھوڑا ہو
پہر اسم دو قسم ہی مذکر اور مؤنث مؤنث دو قسم ہی حقیقی وہ جسکی مقابل مرد ہو جاندار سی
جیسے امرأۃ و ناقۃ اور سماعی وہ لفظ کہ عرب کی استعمال مین مؤنث ہو جیسے شمس سورج
دار گہر ید ہاتہہ ارض زمین ابہام انگوٹھا افعی سانپ اصبع انگلی اذن کان ابل اونٹ
بلو کو ابنصر چھنگلیا کے پاس کے انگلی باع دونو ہاتہہ کی چوڑائی کی مقدار یعنی ... لبو سونا نلوا
چہری جرا ہنڈی جن پری جحیم جہنم دوزخ جام پیالہ حرب لڑائی ضحا جہ بجو حانوت
دکان خنصر چھنگلیا خمر و صہبا و باذق شراب درع زرہ دلو ڈول ذکاء سورج ذہب سونا
رجل پاؤن روح جان ریح ہوا رحی چکی سلم صلح سبیل راہ سوق بازار ساق پنڈلی سما ال
ازار سقر دوزخ سموم گرم ہوا صاع ایک قسم کا پیمانہ صدار سینہ ضبع بجو طست طاس طاہر
مور ظہر بیٹھ عضد بازو عنکبوت مکڑی عقاب بچھو عصا لاٹھی غنم بھیڑ فخذ ران قا
تیر قوس کمان کف ہتھیلی کتف مونڈھا کاس پیالہ لبوس زرہ لظی دوزخ لیل رات مو
استرا ملح نمک مسک مشک منجنیق گوپھنا لڑائی کا نار آگ نبل کا نشہ نفس جان سما
اور مؤنث لفظی کا نشان تی ہی اور الف مقصورہ اور الف ممدودہ جیسے ناقۃ و عرفۃ
وحبلی وحمراء و صحراء وغیرہ عرب بولتی ہین طلعت الشمس نکلی سورج اخضرت الارض
سبز ہوئی زمین انفطرت السماء پھٹ گئی آسمان خرجت الروح نکل گئی جان مگر مؤنث حقیقی
اور مؤنث سماعی مین تی تانیث کی لانا درست ہی اور نہ لانا بھی درست ہے جیسے طلع الشمس
طلعت الشمس اور جب فعل پیچھے ہو تب تی تانیث کے لانا ضرور پڑیگا جیسے الشمس کورت السماء
انفطرت اور روشن رہی کہ اگر الشمس کور اور السماء انفطر کہین بی تی کی تو بی محاورہ ہو
اور مؤنث حقیقی مین دونو طرح تی کا لانا ضرور ہی جیسے قالت امرأۃ و ہند ذہبت اور جمع
ایک سالم ہوتی ہی اور ایک مکسر سالم وہ جسمین واحد کا لفظ صحیح سلامت رہے جیسے زیدون

وہاں وہی کہ بہ زید کا لفظ جیسے کا ٹیون سلامت ہی اور مسلم سی مسلمون اور مسلمات اور جمع مکسر
وہ جس مین بناء واحد کی شکست کیا ہے جیسے رجل سی رجال اور جو اسم ناقص ہو اوسپر رفع اور جر
اعراب تقدیری ہوتی ہی جیسے جاءنی قاضٍ و مررت بقاضٍ اور نصب مین نصب آتا ہی جیسے
رأیت قاضیاً ناقص اوسی کہتی ہین جسکی آخر مین ی ہو جیسے داعی و رامی و قاضی وغیرہ
قاعدہ جو فعل کہ مجہول ہو جیسے ضُرِبَ و نُصِرَ اوسکا فاعل حذف کر دیتی ہین اور مفعول کو
فاعل کا نائب بنا کر فاعل کی علامت یعنی رفع اوسکو عطا کرتی ہین جیسے ضُرِبَ زیدٌ کہ مارا گیا زید
پس مارنیوالی کا ذکر غائب ہوا ہی اور جو مارا گیا ہی سو مذکور ہی یعنی زید لیکن جو اسکو نصب چاہیے
تھا اس واسطیکہ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہی لیکن اس مفعول کو فاعل کا نائب بنایا ہی اس واسطے
ہمیشہ مرفوع رہیگا جیسے قُتِلَ الانسانُ و فُتِحَتِ السماءُ و غُلِّقَ البابُ اور اس مفعول کا
نام مفعول مالم یسم فاعلہ ہی یعنی مفعول اوس فعل کا جسکا فاعل کا نام و نشان نہی یہ قاعدہ
یاد رکھو قاعدہ مفعول پانچ قسم ہین اور سب منصوب ہوتی ہین اول مفعول بہ یعنی وہ اسم
جسپر فعل یعنی کام واقع ہو جیسے ضربتُ زیداً مارا مین زید کو پس فعل یعنی ضرب یعنی مارنا زید پر واقع
ہوتی اور یہ مفعول بہ کبھی فعل پر مقدم ہوتا ہی جیسے زیداً ضربتُ والقرآنَ قرأتُ اور کبھی فعل
حذف ہوتا ہی جیسے الصلوةَ رحمکم اللہ یعنی احضروا اور الکلابَ علی البقرِ ای ارسل اور جہان
دھمکی کی جگہ ہوتی ہی وہان جلدی کی مارے فعل گرادیتی ہین اور نام اوسکا تحذیر ہی یعنی ڈرانا جیسے
الجدارَ الجدارَ یعنی اتّق یعنی بچ دیوار سی اور ایاکَ والاسدَ یعنی بَعِّدْ یعنی بچا آپکو شیر سی
اسیطرح ایاکَ والبدعةَ اور جس اسم کی بعد فعل ہو ایسا فعل کہ اپنی مابعد مین عمل کرتا ہو اور اوسکے
عمل کرنی مین الجھ رہا ہو تو اوس جگہ بھی ایک فعل مقدر کرینگی تا عامل ہو اوس اسم پر جو قبل فعل کی
ہی جیسے زیداً ضربتُہ کہ زیداً اسم ہی اور مابعد اوسکی فعل ہی یعنی ضربتُ سو الجھ رہا ہی اپنی عمل
مین اس سبب سے زید مین عمل نہین کر سکتا سو ہمین عمل کرینگی واسطے ایک فعل مقدر ٹھہراوینگی اور مثال
یون ہوگی ضربتُ زیداً ضربتُہ اور اگر فعل دوسرا عمل مین نہ الجھا ہوتا تو مقرر زید پر عمل کرتا اور اوسکو

نصب دیتا اگر ضربت زیدا ضربتہ کہین تو فعل کے تکرار لازم آوی اسواسطے فعل مقدر رکہی منصرف ہیا
اور اسکا نام اضمار علی شرط التفسیر ہی یعنی ما بعد اسم کا بیان کردیتا ہی کہ فلانا فعل یہان سی محذوف ہی
جیسی وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ یعنی قدرنا القمر قدرناہ دوسرا مفعول مطلق یعنی مصدر کہ جو
فعل یا صفت فعل کی موافق ہو اور تاکید کی واسطی اوسی ذکر کرین جیسی ضربت ضربا مارا مین مارنی کرکر
پس ضربا مصدر ہی ضربت کی موافق اور مطلب اوسکی مارنی سی تاکید ہی وَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا
قسم ہی فرشتون کی جو سبقت کرنیوالی ہین سبقت کرنی کر ومحی الذنب کل المحو یعنی مٹایا فلانی شخص کی
گناہ کو تمام مٹانی کر تیسرا مفعول لہ یعنی وہ اسم جسکی واسطی فعل یعنی کام واقع ہو جیسی ضربتہ
تادیبا مارا مین اوسکو واسطی ادب دینی کی پس مار یعنی ضرب واقع ہوئی واسطی ادب دینی کی و قعدت
مخافة الشر وحاربت شجاعة لڑا مین سبب شجاعت کی پس فعل یعنی لڑنا واقع ہوا بہ سبب
شجاعت کی چوتہا مفعول فیہ اور اوسی ظرف بہی کہتی ہین وہ اسم جسمین فعل واقع ہو جیسی
صمت شہرا روزہ رکہا مین مہینی مین پس فعل یعنی صوم واقع ہوا مہینی مین ظرف دو قسم ہی
ظرف زمان جسمین وقت کی معنی ہون جیسی سہرت لیلا سیر کیا مین رات کی وقت وصمت
نہارا وصمت دہرا ظرف مکان وہ جسمین جگہہ کی معنی ہون جیسی قمت خلفک یعنی کہڑا ہوا
مین پیچہی تیری یعنی اوس مکان مین جو تیری پیچہی ہی ودخلت فی الدار داخل ہوا مین بیچ گہر کی
پانچوان مفعول معہ یعنی جو اسم کہ بعد واو کی آوی واسطی مصاحبت فاعل یا مفعول کی جیسی
جاء البرد والطیالسة آیا جاڑا ساتہہ چادرون کی پس طیالسة مفعول معہ ہی کیونکہ مذکور ہی
بعد واو کی استوی الماء والخشبة برابر ہوا پانی ساتہہ لکڑی کی حسبک والضحاک سیف
مہند کافی ہی تجہی ساتہہ ضحاک کی تیغ ہندی قاعدہ حال منصوب ہوتا ہی یعنی وہ اسم جو فاعل کا
یا مفعول کا حال بیان کری جیسی ضربت زیدا راکبا مارا مین زید کو درحالیکہ سوار ہی زید پس
راکبا ہی حال مفعول کا یعنی زید کا بیان کیا پس زید کو ذوالحال اور صاحب الحال کہین گی اور جیسی
رایت الشمس فارسا دیکہا مینی سورج کو درحالیکہ سوار تہا مین پس فارسا ہی صورت فاعل کی بیان

بیان کی حال اکثر حال نکرہ ہوتا ہی اور ذوالحال معرفہ **قاعدہ** تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہی یعنی وہ
اسم جو ابہام کو کہ پوشیدہ ہو دور کری جیسی طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا جاری کیا ہمنی
زمین کو اور وہی چشمی ہون کی اور تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہی **قاعدہ** مستثنی اوسی کہتی ہین جو الّا کی بعد آوے
یا غیر یا سویٰ یا سوا یا عدا یا خلا یا حاشا یا ما عدا یا ما خلا یا لیس یا لا یکون یا بید
یا لما سے کے بعد اور مستثنی دو قسم ہی اول **متصل** یعنی وہ اسم جسکو ماقبل کی حکم سی خارج
اور الگ کرین ساتھہ الا کی اور اوسکی اخوات کی جیسی جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس زید بہی قوم مین داخل
تہا لیکن ساتھہ الا کی اوسکو قوم سی الگ کرلیا یعنی جو حکم قوم پر ثابت کیا تہا اوس حکم سی زید کو الگ
کیا یعنی قوم کا آنا ثابت کیا اور زید کا نہ آنا ولیکن جو زید قوم کی جنس سی تہا اور قوم مین داخل تہا
اس واسطی اس مستثنی کو متصل کہتی ہین یعنی ملا ہوا مستثنی منہ سی چنانچہ اشارۃً تو اس مقدمہ کو معلوم
کر چکا ہی **دوسرا مستثنی منقطع** یعنی وہ اسم جو بعد الا کی آوے ولیکن مستثنی منہ کی جنس سی نہو جیسے
جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا پس حمار مستثنی ہی یعنی الگ کیا گیا ہی اوس حکم سی جو حکم قوم کو ثابت تہا یعنی
آئی قوم اور نہ آیا گدہا لیکن جو حمار قوم کی جنس سی نہ تہا اس سبب سے اس مستثنی کو مستثنی منقطع کہتی ہین
یعنی غیر متصل مستثنی منہ سی جب یہ بات تیری خیال مین آ گئی تو تو جان کہ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ
کو مستثنی ہی جناب ابلیس کو بعضی علما کہتی ہین کہ ملائکہ کی جنس سی تہا یعنی یہ بہی فرشتہ تہا تو
اس صورت مین مستثنی متصل ہوگا اور یہی رای ہی قاضی بیضاوی کی اور بعضی علما کہتی ہین وہ جن تہا فرشتہ
نہ تہا پس اس صورت مین مستثنی منقطع ہوگا و یدل علیہ ظاہر قولہ تعالیٰ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ
اب جاننا چاہیی کہ مستثنی منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہی اور مستثنی متصل کہ بعد الا کی ہووی اگر کلام
موجب مین ہو تو منصوب ہوگا کلام موجب اوسی کہتی ہین جسمین نفی اور نہی اور استفہام نہو جیسی جَاءَنِی
الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس یہ استثنا متصل ہی اس واسطی کہ زید قوم کی جنس سی ہی اور بعد الا کی ہی اور
مستثنی منہ یعنی قوم مذکور ہی اور جملہ موجب ہی منفی نہین پس ایسا کلام جہان آ پڑیگا وہان مستثنی
منصوب ہوگا و اگر مستثنی متصل بعد الا کی کلام غیر موجب مین ہو تو اوسمین دو حال ہین یعنی اگر

مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو نصب بھی جائز ہی اور بدل ہونا بھی جائز ہی یعنی اعراب مستثنیٰ کی موافق اعراب
مستثنیٰ منہ کی ہو جیسی مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ اگر یہ مستثنیٰ متصل ہی یعنی الا کی بعد اور کلام منفی ہی جو
نہیں اور مستثنیٰ منہ یعنی احد مذکور ہی پس اس جگہ جائز ہی کہ زید منصوب ہو اور یہ بھی جائز ہی کہ
زید کی موافق اعراب مستثنیٰ منہ کی ہو یعنی رفع ہو اور اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہو تو اعراب مستثنیٰ کی موافق
عامل کی ہوگی جیسی لَا یَهْلِکُ اِلَّا الْفَاسِقُ وَلَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ پس یہ مستثنیٰ متصل ہی بعد الا کی اور
کلام غیر موجب ہی اور مستثنیٰ منہ دونو مثالون سی محذوف ہی یعنی اَحَدٌ اول مثال سی اور شَیْئًا دوسری
مثال سی پس اس صورت مین اعراب مستثنیٰ کی موافق عامل کی ہوگی پس اس سبب سے فاسق مرفوع ہی کیونکہ فاعل ہے
اور الحق منصوب ہے کیونکہ مفعول ہی اس قسم کی مستثنیٰ کو مستثنیٰ مُفَرَّغ کہتی ہین ان قاعدون کو سمجھ لو
اور یاد رکھنا چاہی اور اگر مستثنیٰ بعد لیس اور لایکون اور ما خلا اور ما عدا کی پڑی تو بھی منصوب ہو
جیسی قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰی کُلِّ خُلُقٍ لَیْسَ الْخِیَانَةَ وَالْکِذْبَ یعنی ہر
مسلمان سب خصلتون سی خوگر ہوتا ہی مگر خیانت اور جھوٹ اور جیسی سَیَأْتِیْ اَهْلُكَ لَا یَكُوْنُ عُمَرًا
آوینگی لوگ تیری مگر عمر اور قول لبید شاعر کا ؎ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ یعنی جو کچھ سوائے
خدای تبارک و تعالی کی ہی باطل ہی اور اگر مستثنیٰ بعد خلا و عدا کی پڑی تو اکثر نصب ہے اور کبھی جر بھی ہے
اس واسطی کہ یہ دونو کبھی جارہ بھی ہوتی ہین جیسی قول شاعر کا ؎ اَبَحْنَا حَیَّهُمْ قَتْلًا وَاَسْرًا عَدَا الشَّمْطَاءِ
وَالطِّفْلِ الصَّغِیْرِ یعنی مباح جانا ہمنی اونکی قبیلہ کا مارنا اور قید کرنا سوای بڑہیا اور لڑکی کی
فعل ہی اور حَیَّهُمْ مفعول ہے اور قتلا اور اسرا دونو تمیز ہین اور اگر مستثنیٰ بعد حاشا کی پڑی تو نصب
اور جر دونو درست ہین جیسی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ یَسْمَعُ حَاشَا الشَّیْطَانَ بنصب الشیطان حکاہ
ابو عمرو والشیبانی اور مثال جر کی حاشا ابی ثوبان ہی اور لفظ حاشا کو ہمنی شرح عباسیہ مین خوب تحقیق
کیا ہی اور اگر مستثنیٰ بعد غیر اور سوا اور سواء کی پڑی تو ہمیشہ مجرور ہو جیسی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ اور جیسی
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعَوْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی
اَنْفُسِهِمْ اور مثال لَمَّا کی قول اللہ تعالی کا اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہین کوئی جان مگر اوسکی اوپر

اور یہاں سے بیان تابعون کا ہے فصل توابع اون اسموں کو کہتے ہین جنکی اعراب موافق ماقبل کی ہو سو وہ کئی قسم ہے
اول صفت کہ اوسکو نعت بھی کہتے ہین جیسے جاء رجل فاضل یعنی آیا ایسا مرد جو فاضل ہی پس رجل منعوت ہی
موصوف بھی اور فاضل اوسکی نعت اور صفت ہی پس فاضل تابع ہی اور رجل اوسکا متبوع اور صفت اور موصوف کی
اعراب ایک ہوتے ہیں اور اگر منعوت معرفہ ہو تو نعت بھی معرفہ ہو اور وہ نکرہ ہو تو یہ بھی نکرہ ہو وہ مفرد ہو تو
یہ بھی مفرد ہو وہ تثنیہ ہو تو یہ بھی تثنیہ ہو وہ جمع ہو تو یہ بھی جمع ہو وہ مذکر ہو تو یہ بھی مذکر ہو وہ مونث ہو تو یہ
بھی مونث ہو جیسے رجلٌ عالمٌ و امرأةٌ عالمةٌ و رجلانِ عالمانِ و رجالٌ علماءُ و زیدٌ العالمُ دوسرا عطف
جیسے جاءَ زیدٌ و عمروٌ پس زید معطوف علیہ ہی اور عمرو معطوف اور جو اعراب معطوف علیہ کی ہی وہی اعراب معطوف
کے اور حرف عطف کے یہ ہین ۱۰ واو و فا و ثم و حتی و لا و بل و او و اما و ام و لکن انکی مثال جیسے جاء زید فعمرو و
بکر اور مات الناس حتی الانبیاءُ مر گئے آدمی اور پیغمبر یہاں حتی نے فائدہ قوت کا دیا یعنی مر گئے آدمی
یہاں تک کہ جو بہتر و قوی تھے یعنی انبیا سو وہ بھی مر گئے اور قدم الحاجُّ حتی المشاةُ آئے حاجی اور پیادے
یہاں حتی نے فائدہ ضعف کا دیا یعنی سب حاجی آئے یہاں تک کہ ضعیف لوگ جو پیادے تھے وہ بھی آئے او اور اِمّا
اور ام یعنی یا کے جیسے العدد اِمّا زوجٌ او فردٌ یعنی عدد یا جفت ہی یا طاق اور جب عطف کریں ضمیر مجرور پر
تو پھر لانا جار کا واجب ہے جیسے مررتُ بِکَ و بزیدٍ کہ زید معطوف ہی ضمیر مجرور پر یعنی بک کے کاف پر اسواسطے
پھر لائے با کو بزید کہا اور اگر مررت بک و زید کہیں تو بصریوں کی نزدیک لحن ہے اور اکثر نحویوں کی نزدیک نادرست ہے
اللھم صل علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آلہ معطوف ہی ضمیر مجرور پر یعنی علیہ کی بیچ پس علی کا لانا ضرور ہی یہاں سے
معلوم ہوا کہ قول بعضے کا صلوا علیہ و آلہ خالی نقصان سے نہین تیسرا تاکید اور وہ دو قسم ہی لفظی و معنوی لفظی
وہ کہ لفظ مکرر کریں جاء زیدٌ زیدٌ اور قام قام عمروٌ اور معنوی وہ کہ نفس یا عین یا کلا و کلتا
یا کل یا اجمع و اکتع و ابتع و ابصع کے ساتھ آوے جیسے زید نفسہ و زیدان انفسہما و الزیدون
انفسہم اور اسیطرح عینہ اور عینہما و اعینہم اور جاء الرجلان کلاہما یعنی دونوں مرد اور امرأتان
کلتاہما اور جاء القوم کلہم یعنی سب مرد اور جاؤا اجمعون اور اکتع اور ابتع اور ابصع تابع ہین
اجمع کے یعنی جب پہلے اجمع آلیوے تب یہ تینون آوین اور اجمع نہووے تو انکا لانا درست ہی نہ تاکید

اور موکد بھی اعراب مین موافق ہو نگی جو تھا بدل یعنی وہ اسم جسکا متبوع ... اور
مقصود کلام سی ہی ہو جیسی جاء زید اخوک کہ زید فقط تمہید ہی اور مقصود یہی ہی اور متبوع کا نام مبدل
منہ ہی اور بدل کی چار قسم ہین ایک بدل کل جیسی اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
یعنی کہا ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی کہ نعمت بہیجی ہی تو نی اوپر پس الصراط المستقیم مبدل
منہ ہی اور صراط الذین بدل ہی اور مقصود کلام کا یہی ہی کہ اهدنا صراط الذین اور دوسرا بدل
بعض کہ جزو مبدل منہ کا ہو جیسی ضربت زیدا راسہ اور تیسرا بدل اشتمال کہ مبدل منہ سی علاقہ رکہتا ہو
جیسا سلب زید ثوبہ اور اسی قسم سی ہی يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه ای عن قتال الشهر
الحرام اور بدل اور مبدل منہ کی اعراب ایک ہی ہی قاعدہ حرف تنبیہ کی تین ہین الا جیسی الا انهم
هم المفسدون اور اما جیسی اما والذي ابكى واضحك اور ها جیسی هذا قاعدہ حروف ایجاب کی
چہا ہین نعم اور بلی اور اي اور اجل اور جير اور ان پس نعم اپنی جملہ کی اثبات کی واسطی آتا ہی
جیسی جاء زید اگر نعم یہ جواب اوس شخص کی جو کہی اجاء زید یعنی ہان آیا زید اور اگر یہ جواب لم یجیٔ
زید کی نعم کہی تو یہ معنی ہونگی ہان نہین آیا زید اور بلی بعد نفی کی آتا ہی اور منفی کو اثبات کرتا ہی
جیسی الست بربكم قالوا بلى یعنی ہان تو ہمارا رب ہی اور اگر بلی کی جا نعم کہا جاتا ہی تو کفر ہو جاتا ہی
یہی کہا ہی ابن عباس رضي الله عنهما نی اور اي والله یہ جواب هل كان كذا کی ہو جیسی
ع ليت شعري هل للمحب شفاء + من جوى حبهن ان اللقاء یعنی کاش جانتا مین کہ عاشق کو
دوا ہی ان عورتون کی سوزش عشق سی پہر آپ ہی جواب دیا کہ ہان لقا دوا ہی قاعدہ حروف
استفہام کا ہمزہ ہی جیسی ازید قائم اور هل جیسی هل قام زيد اور هل بمعنی قد یعنی تحقیق کی ہی
آتا ہی جیسی هل اتى على الانسان حين من الدهر یعنی تحقیق آیا ہی آدمی پر ایک وقت زمانہ سے

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے فضل و احسان سے قواعد نحو کی تمام ہوئے اب تھوڑے سے صرفی قاعدے بھی یاد
کیا چاہیے ۔ فصل فعل و اسم چار قسم میں صحیح اور مہموز اور معتل اور مضاعف ۔ مہموز اوسے
کہتے ہیں جسکے اصلی حرفوں میں سے ایک حرف ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ اور سَاَلَ اور قَرَاَ اور آمِرٌ اور رَأْسٌ
اور کَلَأٌ اور معتل وہ جسمیں حرف علت ہو یعنی واو ہو یا الف یا ی جیسے وَعَدَ و کِیسَا
اور جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا اور بَاعَ کہ اصل میں بَیَعَ تھا اور جیسے دَعَی کہ اصل میں دَعَوَ تھا
اور رَمَی کہ اصل میں رَمَیَ تھا اور مضاعف وہ جسمیں دو حرف ایک طرح کے ہوں جیسے فَرَّ
کہ اصل میں فَرَرَ تھا اور جیسے شَدَّ کہ اصل میں شَدَدَ تھا اور صحیح وہ جسمیں یہ باتیں کچھ نہوں جیسے
ضَرَبَ و جَعْفَرٌ ۔ فصل مہموز کے بیان میں جس کلمے کے شروع میں دو ہمزہ ہوں پہلی متحرک دوسری ساکن
تو واجب ہے کہ دوسرے ہمزہ کو حرف علت بنا ڈالیں موافق حرکت پہلی ہمزہ کی جیسے آمَنَ کہ
اصل میں أَأْمَنَ تھا دو ہمزہ سرے پر آئیں پہلی متحرک تھی دوسری ساکن پس دوسری کو الف کر ڈالا
اس واسطے کہ پہلی ہمزہ پر فتحہ تھا اور فتحہ کی موافق حروف علت میں حرف الف کا ہے اور جیسے اُومِنَ
صیغہ مجہول کا باب افعال سے کہ اصل میں أُأْمِنَ تھا دوسری ہمزہ کو واو کر ڈالا اس لیے

کہ پہلی ہمزہ پر ضمہ تہا اور ضمہ کے موافق حروف علت مین واو ہی اور [illegible]
دوسری ہمزہ کو یی کر ڈالا اسوسطی کہ کسرہ کی موافق یی ہی پس قا[illegible] ہمزہ ہمزہ زیر
اور ہمزہ ہمزہ پیش اُو اور ہمزہ ہمزہ زیر اِیْ **قاعدہ** اگلی ہمزہ کہ متحرک ہو اور [illegible] کا حرف
ساکن ہو تو درست ہی کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیوین اور ہمزہ کو گرا دیوین جیسی یَسَلُ کہ اصل مین
یَسْأَلُ تہا ہمزہ متحرک تہی اور ماقبل اوسکا ساکن پس ہمزہ کی حرکت سین کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا
یَسَلُ رہگیا اور جیسی یَرِمِیَ خَاهُ یعنی تیر مارتا ہی بہائی اپنی کو اصل اسکے یَرْمِیْ اَخَاهُ تہی **فصل
معتل کی بیان مین** اگر حرف علت سری پر ہو تو اوس کلمہ کو مثال کہتی ہین جیسی وَعَدَ وَیَسَرَ
قاعدہ جو واو کہ یی مفتوح اور کسرہ کے بیچ پڑی گر جائی گا جیسی یَعِدُ کہ اصل مین یَوْعِدُ تہا [illegible]
یضرب واو کسرہ کے اور یای مفتوح کی بیچ پڑا اس سبب سے گر گیا اور اسیطرح یَزِنُ کہ اصل مین
یَوْزِنُ تہا اور تَعِدُ اور اَعِدُ اور نَعِدُ سی بہی واو گر گیا اس واسطی کہ اس باب کا حکم متغیر نہو جاے
اور یُوعَدُ کہ صیغہ مجہول کا ہی اسواسطی واو نگرا کہ یی مفتوح نہی بلکہ مضموم تہی اور ضمہ واو کی مخالف
نہین **قاعدہ** واو ساکن کا ماقبل اگر مکسور ہو تو واو یی ہو جائیگا جیسی الف واو زیر اِیْ جیسی
اِیْقَاد یعنی آگ جلانا کہ اصل مین اِوْقَاد تہا اور میزان کہ اصل مین مِوْزَان تہا اور اِسْتِیْقَاد کہ اصل
مین اِسْتِوْقَاد تہا **قاعدہ** یی ساکن کا ماقبل اگر مضموم ہو تو یی واو ہو جاوی [illegible]
جیسی یُوقِنُ یعنی یقین کرتا ہی کہ اصل مین یُیْقِنُ تہا اور مُوقِنُ اصل مین مُیْقِنُ تہا اگلی [illegible]
موافق چاہیی کہ جب وقد کو باب افتعال مین لیجاوین تو اِوْتِقَاد ہوگا پس واو کو یی کر دیوین تو
اِیْتِقَاد ہو دی لیکن سبب اور واو قریب مخرج ہین اسواسطی واو کو تی کر دیوینگے اور تی کو تی مین
ادغام کرینگی اور اِتِّقَاد کہینگے اسیطرح وَعَظَ کو باب افتعال مین لیجاوین تو اِتَّعَظَ کہین کسی شاعر نے
کہاہی ٥ قرب تا کردہ تقاضا واو را تا کند * کسر عارض زانکہ بالا ہست خواہد یا کند * این
تنازع چون بشد در اوتقد ترجیح کیست * قرب تا ترجیح دارد زانکہ کسرہ عارضیست **قاعدہ** جو واو
یا یی متحرک ہووی اور ماقبل اوسکا مفتوح اوس واو اور یی کو الف کر ڈالینگے جیسی قَالَ کہ اصل

[illegible] واو [illegible] اور ماقبل اوسکا مفتوح پس واو کو الف کر دیا قَالَ ہو گیا اور جیسے بَاعَ
کہ اصل مین بَیَعَ تھا یی متحرک تھی ماقبل اوسکا مفتوح پس یے کو الف کر دیا بَاعَ ہو گیا اور اسیطرح دَعَی اصل
مین دَعَوَ تھا اور رَمَی اصل مین رَمَیَ تھا یہ قاعدہ اوسوقت کلمہ مین جاری ہوگا جب کلمہ تثنیہ نہو
پس دَعَوَا کہ تثنیہ دَعَی کا ہی اوسمین یہ قاعدہ نہوگا اسواسطی کہ اگر واو کو الف بنا دین تو دو ساکن
جمع ہو جاوین ایک الف بدلی کا اور ایک الف تثنیہ کا پس لازم ہو جاوی ایک کا گرا دینا پس
دَعَا رہجاوی پس معلوم نہوگا کہ دَعَا تثنیہ ہی یا واحد اور اسیطرح رَمَیَا ہی اور عَصَوَانِ
اور رَحَوَانِ عَصَا اور رَحی کا تثنیہ اسواسطی کہ اگر واو کو الف کرین تو عَصَانِ اور رَحَانِ ہو جا
[illegible] جبکہ انکو مضاف کرین نون بسبب اضافت کی گرجاوی عَصَا زَیدٍ اور رَحی زَیدٍ رہ جاوے
پس معلوم نہو کہ یہ الفاظ تثنیہ ہَین یا مفرد اور یای نسبت کے آگی بہی واو ہووی تو قاعدہ جاری
نکرین گی جیسے عَصَوِیٌّ منسوب بعصا اور اگر نون تاکید کی آگی یہ واو اور یہ یی ہووی تو قاعدہ
جاری نکرین جیسے اِخْشَوُنَّ ڈرو تم اِخْشَیِنَّ ڈر تو ایک عورت اور جو کلمہ فَعَلَان اور فَعَلَی کے
وزن پر ہو اوسمین بہی یہ قاعدہ نہوگا جیسے جَوَلَانٌ اور حَیَوَانٌ اور کَرَوَانٌ اور حَیَدَی
اور عَوِرَ اور صَیِدَ مین بہی یہ قاعدہ جاری نہوگا **قاعدہ** جو واو یی کہ ماضی مجہول کے
[illegible] اور ماضی معروف مین اوسپر تعلیل ہوئی ہو تو اوس واو اور یی کا کسرہ نقل
[illegible] اوسکی ماقبل کو دو اور ماقبل کے ضمہ کو گرا دو جیسے قِیلَ کہ اصل قُوِلَ تھا واو بجای ع کلمہ کی
پڑا اور معروف مین یعنی قَالَ مین یہ واو معلل ہوا تھا پس کسرہ واو کا قاف کو دیا اور ضمہ
قاف کا گرا دیا قِوْلَ ہوا پس میزان کی قاعدہ سی قِیلَ ہو گیا اور اسیطرح بِیعَ اصل مین بُیِعَ
تھا کسرہ یی کا نقل کر ماقبل کو دیا اور ضمہ ماقبل کا گرا یا بِیعَ ہو گیا اور اسیطرح اُخْتِیرَ اصل
مین اُخْتُیِرَ تھا باب افتعال سی **قاعدہ** قُلْتُ اور بِعْتُ اور قُلْنَ اور بِعْنَ اصل مین قَوَلْتُ اور
بَیَعْتُ اور قَوَلْنَ اور بَیَعْنَ تھی واو اور یی اپنی حرکت اور ماقبل کی فتحہ کے سبب الف ہو گئے
اور الف اجتماع ساکنین کی سبب گر گیا قَلْتُ اور بَعْتُ اور قَلْنَ اور بَعْنَ رہگیا پس واو کی

مین فا کلمہ کو ضمہ دیا اور قُلتُ اور قُلنَ کہا تو ضمہ حذف واو پر دلالت [illegible]
کسرہ دیا اور بِعتُ بِعنا کہا تو کسرہ حذف یا پر دلالت کری بہی [illegible] رایا [illegible]
علیہ ہی اگر کہی تو کہ خافَ یخافُ خوفاً واوی ہی چاہیے [illegible] سمین خِفتُ خِفنَ کے عین [illegible] فا کلمہ
لیکن نہین کہتی اسکا کیا سبب **جواب** کہین ہم کہ خِفتُ خِفنَ مین فا کلمہ کو کسرہ دیا تو دلالت کری باب
پر یعنی سَمِعَ یَسمَعُ کی باب سی تہی بکسر عین ماضی پس کسرہ فا کا دلالت کریگا اسپر کہ یہ باب مکسور العین
فی الماضی ہی **قاعدہ** جو واو اور یا متحرک ہووین اور ماقبل اوسکا ساکن ہو اوس واو اور یا کی
حرکت نقل کریا قبل کو دیوین گے واسطی موافقت ماضی کی جیسی یَقُولُ کہ اصل مین یَقْوُلُ تہا واو متحرک تہا
اور ماقبل اوسکا ساکن حرکت واو کی نقل کر ماقبل کو دی یقول ہوگیا اسیطرح یَبِیعُ اصل مین یَبْیِعُ تہا
اور قُل کہ اصل مین اُقْوُلْ تہا بروزن اُنْصُرْ ضمہ واو کا ماقبل کو دیا واو اجتماع ساکنین کے باعث گر گیا
اُقُلْ رہگیا پس ہمزہ کی احتیاج نرہی تب اوسکو بہی ڈال دی عین کیا قُلْ رہگیا اسیطرح بِعْ اصل مین
اِبْیِعْ تہا اور مَقُولٌ مَقْوُولٌ تہا ضمہ واو کا قاف کو دیا پس دو ساکن یعنی دو واو جمع ہوگئی ایک
گر گیا مَقُولٌ رہگیا اور مَبِیعٌ اصل مین مَبْیُوعٌ تہا ضمہ یا کا با کو دیا التقاء ساکنین سی گری
مَبُوعٌ ہوا پس با کی ضمہ کو کسرہ کیا تا دلالت کری اوسکی یائی ہونی پر مَبِیعٌ ہوا پس میزان کی قاعدہ
سی مَبِیعٌ ہوگیا اور مَبِیعٌ کو مَبْیُوعٌ بہی پڑہتی ہین بر اصل اور یَقَالُ اصل [illegible]
حرکت واو کی قاف کو دی واو اصل مین متحرک تہا اب ماقبل اوسکا مفتوح ہوا واو کو الف
یَقَالُ ہوگیا اسیطرح یُبَاعُ اصل مین یُبْیَعُ تہا اور یَخَافُ اصل مین یَخْوَفُ تہا اور خَفْ اصل مین اِخْوَفْ
تہا فتحہ واو کا خا کو ملا پس واو الف ہو گیا الف التقاء ساکنین سی گرا اِخَفْ رہگیا پس ہمزہ بسبب
عدم احتیاج کی رہی واو زبر رہ گئی ہو [illegible] خَفْ رہگیا اور اَقَامَ اور اِستَقَامَ اصل مین اَقْوَمَ اور اِستَقْوَمَ
تہا حرکت واو کی ماقبل کو ملی اور واو اصل مین متحرک تہا اب ماقبل اوسکا مفتوح ہوا پس واو کو الف
کر دیا اَقَامَ اور اِستَقَامَ ہوا اور اِقَامَۃ اور اِستِقَامَۃ اصل مین اِقْوَام اور اِستِقْوَام تہا فتحہ واو کا قاف
کو ملا اور رہ واو الف ہو کر التقاء ساکنین سی گرا اِقَام اور اِستِقَام رہگیا پس عوض ساقط کی آخر مین [illegible]

عنہ تصریف ماضی معروف قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا
قُلْتُمْ قُلْتِ ... قُلْتُ قُلْنَا ماضی مجہول قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَا
... معروف کے مضارع معروف یَقُوْلُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ تَقُوْلُ
تَقُوْلَانِ یَقُلْنَ تَقُوْلُوْنَ تَقُوْلِیْنَ تَقُلْنَ اَقُوْلُ نَقُوْلُ مضارع مجہول یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ
تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُوْنَ تُقَالِیْنَ تُقَلْنَ اُقَالُ نُقَالُ امر قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ
اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ اسم مفعول مَقُوْلٌ
مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ یہ اجوف واوی تھی باب نَصَرَ یَنْصُرُ
سے اور تصریف اجوف یائی کی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اسطرح ہی ماضی معروف بَاعَ
بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا ماضی مجہول
بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا الی آخرہ مضارع معروف یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ یَبِیْعُوْنَ تَبِیْعُ
تَبِیْعَانِ یَبِعْنَ تَبِیْعُوْنَ تَبِیْعِیْنَ تَبِعْنَ اَبِیْعُ نَبِیْعُ مضارع مجہول یُبَاعُ
یُبَاعَانِ یُبَاعُوْنَ آخر تک مثل یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ امر بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ بِعْنَ
اسم مفعول مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ مَبِیْعَةٌ مَبِیْعَتَانِ مَبِیْعَاتٌ تصریف
... باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ
... خِفْنَ مثل بَاعَ بَاعَا تا آخر ماضی مجہول خِیْفَ خِیْفَا مثل بِیْعَ بِیْعَا تا آخر
مضارع معروف یَخَافُ یَخَافَانِ یَخَافُوْنَ آخر تک مضارع مجہول یُخَافُ
یُخَافَانِ یُخَافُوْنَ تُخَافُ تُخَافَانِ یُخَفْنَ تُخَافُوْنَ تُخَافِیْنَ تُخَفْنَ اُخَافُ نُخَافُ
امر خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِیْ خَفْنَ نہی لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوْا لَا تَخَافِیْ
لَا تَخَفْنَ اسم فاعل خَائِفٌ خَائِفَانِ الی آخرہ اسم مفعول مَخُوْفٌ مَخُوْفَانِ
الی آخرہ قاعدہ ناقص وہ جسکی آخر میں واو ہو یا یائی ہو جو واو کہ آخر میں ہو اور ماقبل
اوسکا مکسور ہو سو یائی ہو جائیگا جیسے رَضِیَ کہ اصل میں رَضِوَ تھا واو آخر میں پڑا اور ماقبل

اوسکا مکسور تھا یی ہو گیا اسیطرح دُعُوّا اصل مین دُعُوُوا تھا واو پہ [illegible] کا
دوسرا کہ جمع کی واسطی ہی حقیقت مین کلمہ سی علیحدہ ہی اور ماقبل واو [illegible] مکسور تھا پس واو
اول یی ہو گیا دُعِیُوا ہوا پس ضمہ یے پر دشوار جانکر ماقبل کو دیا یی اجتماع ساکنین سی گر گئی دُعُوا
ہو گیا **قاعدہ** جو واو کہ تیسرا حرف کلمہ کا ہو جب آگی جاوی بن ساتھ لیی ضمہ کے یا واو ساکن کے
تو یی ہو جاے جیسی یُدْعَیٰ کہ اصل مین یُدْعَوُ تھا واو تیسرا حرف کلمہ کا تھا جیسی دعوۃ سو آگے
قدم رکھا اور یُدْعَوُ مین چوتھی حرف کی جا جا پڑا اور کوئی اوسکا رفیق تھا آخر مارا پڑا کہ یی ہو گیا
پس یُدْعَیُ ہوا قاعدہ پایا یی متحرک ماقبل اوسکا مفتوح یی کو الف کیا یُدْعَیٰ ہو گیا اسیطرح یُدْعَیَانِ
اصل مین یُدْعَوَانِ تھا واو چوتھی کلمہ مین پڑا یی ہو گیا پھر بھی قاعدہ موجود تھا کہ یی متحرک
اور ماقبل اوسکا مفتوح لیکن جاری نہوا اسواسطی کہ یدعیان تثنیہ کا صیغہ ہی اور تو پڑہ چکا ہی
کہ یہ قاعدہ تثنیہ مین نہین ہوتا جیسی عصوانِ اور یُدْعَوْنَ اصل مین یُدْعَوُوْنَ تھا واو چوتھی حرف
کی جا کہ پڑا یی ہو گیا یُدْعَیُوْنَ ہوا یی متحرک تھی اور ماقبل اوسکا مفتوح یی کو الف کیا اور الف
اجتماع ساکنین سی گرا یُدْعَوْنَ ہوا اور یُدْعَوَا مین واو یی نہوا باوجود کہ چوتھی کلمہ مین تھا اسواسطے
کہ اوسکا رفیق یعنی ضمہ اوسکی پشت پر موجود تھا اور مَدْعُوٌّ مین کہ اوسکی اصل مَدْعُوْوٌ تھی واو یی [illegible]
اسواسطیکہ واو دوم کی پشت پر واو اول تھا اور واو اول کی پشت پر ضمہ تھی [illegible]
واو و یا جمع ہون اور پہلا ساکن ہو تو واو یی ہو جائیگا اور یی یی مین مدغم ہو جائیگی اور ماقبل [illegible]
اگر مضموم ہوگا تو مکسور ہو جائیگا جیسی مَرْمِیٌّ کہ اصل مین مَرْمُوْیٌ تھا بروزن مفعول واو اور
یی جمع ہوئی اور پہلا یعنی واو ساکن تھا پس واو کو یی کیا اور یی کو یی مین ادغام کیا مَرْمُیٌّ ہوا پس
میم کو کسرہ دیا اسواسطی کہ کسرہ مناسب یی کی ہی مَرْمِیٌّ ہو گیا اسیطرح سَیِّدٌ اصل مین سَیْوِدٌ تھا واو
کو یی کیا اور یی کو یی مین ادغام کیا سَیِّدٌ ہو گیا اور جائز ہی کہ ہمین ایک یی تخفیف کی لیی گرا دین
اور سَیْدٌ کہین **تصریف** ناقص واوی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سی **ماضی معروف** دَعَا دَعَوَا
دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ

... مضارع معروف يَدْعُو يَدْعُوَانِ يَدْعُونَ تَدْعُو تَدْعُوَانِ
يَدْعُونَ تَدْعِينَ ... اَدْعُو نَدْعُو دعا کی اصل دَعَوَ تھی واو متحرک ماقبل اوسکا مفتوح واو کو
الف کیا ... اصل مین دَعَوُوا تھا واو کو الف کیا الف التقاء ساکنین سی گرا دَعَتَا اصل مین
دَعَوَتَا تھا واو الف ہوکر دَعَاتَا ہوا اور تی اصل مین ساکن تھی کیونکہ یہ تی مونث کی ہی حرکت اسمین
عارضی ہی اسواسطی دی گئی ہی تو الف تثنیہ مین اور اسمین التقای ساکنین نہو کیونکہ اگر اس تی کو حرکت
نہ دیتی تو یہ تی گرجاتی یا الف تثنیہ کا گرجاتا پس اگر تی گرجاتی تو دَعَا رہ جاتا پس معلوم نہوتا
کہ یہ مفرد مذکر کا ہی یا تثنیہ مونث کا اور اگر الف تثنیہ کا گرجاتا تو دَعَتْ رہ جاتا پس معلوم نہوتا
کہ مونث واحد ہی یا مونث تثنیہ ناچار ہوکر تی کو حرکت دی دَعَوَتَا ہوا پس حسب موافق
قاعدہ کی التقای ساکنین ہوا یعنی پہلا الف اور تی کیونکہ اصل مین وہ ساکن تھی اور حرکت عارضی کا
کچھ اعتبار نہین پس الف گرگیا دَعَتَا رہ گیا اگر کہی تو کہ دَعَتَا مین اب بھی التقای ساکنین باقی ہی
یعنی تی کہ اصل مین ساکن تھی اور الف کہین ہم کہ یہ التقای ساکنین علی حدہ درست ہی ... الف
الف اور تی دونو علامتین ہین وَالعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ يَدْعُوا اصل مین يَدْعُوُ تھا ضمہ او پر واو کی ثقیل
جانکر ساکن کیا اور یہی حال ہی اَدْعُو نَدْعُو کا يَدْعُونَ اصل مین يَدْعُوُونَ تھا ضمہ واو پر ثقیل
جانکر ... پھر بواو التقای ساکنین سی گرا اور يَدْعُونَ جمع مونث غائب بھی ہی لیکن اس صورت مین
... اور اسیطرح سی تَدْعُونَ اگر جمع مذکر حاضر ہی تو اصل مین تدعوون تھا اور اگر جمع
مونث حاضر ہی تو اپنی اصل پر ہی تَدْعِينَ اصل مین تَدْعُوِينَ تھا کسرہ واو پر ثقیل جانکر ماقبل کو دیا
واو التقای ساکنین سی گرا ماضی مجہول دُعِيَ دُعِيَا دُعُوا دُعِيَتْ دُعِيَتَا دُعِينَ دُعِيتَ
دُعِيتُمَا دُعِيتُمْ دُعِيتِ دُعِيتُمَا دُعِيتُنَّ دُعِيتُ دُعِينَا دُعِيَ اصل مین دُعِوَ تھا اور دُعِيَا
اصل مین دُعِوَا تھا اور دُعِيَتْ اور دُعِيَتَا اصل مین دُعِوَتْ اور دُعِوَتَا تھی یہ سب واو آخر مین
پڑی اور ماقبل انکا مکسور تھا اس سبب سی ی ہوگئی اور دُعِينَ اصل مین دُعِوْنَ تھا میزان
کی قاعدی سی واو ی ہوگیا اور یہی حال ہی دُعِيتَ کا آخر تک مضارع مجہول يُدْعَى

يَدَّعِيَانِ يَدَّعُونَ تَدَّعِي تَدَّعِيَانِ يَدَّعِيْنَ تَدَّعُونَ تَدَّعِيْنَ اُدَّعِ ...
اصل مین تدعو تہا واو جو تہا حرف کلمہ کا تہا اور ماقبل اوسکا ضمہ تہا یا ہوگیا ... ہوا تب یا الف
ہوا یدعیان اصل مین یدعوان تہا یدعون اصل مین یدعوون تہا واو الف ... ساکنین
سی گرا اور اسیطرح تدعون کا حال ہی اور یدعین اور تدعین جمع مؤنث غائب و حاضر اصل مین
یدعون اور تدعون تہی واو یا ہوگیا اور تدعین واحد مؤنث حاضر کا بہی صیغہ ہی اس
صورت مین اصل اسکی تدعوین تہی واو جو تہا حرف تہا یا ہوگیا تدعیین ہوا پہر یا الف ہوکر
اجتماع ساکنین سی گری تدعین رہگیا امر اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوا اُدْعِي اُدْعُونَ اُدْعُ اصل مین
تدعو تہا پس علامت مضارع کی گرادی نظر کیا فی کو ساکن پایا نظر کیا عین کو مضموم پایا ہمزہ وصل
کی مضموم اول مین لای اُدعو ہوا قاعدہ پایا کہ عامل جزم کا حرف علت کو گرادیتا ہی پس واو کو
گرادیا اُدْعُ ہوا قال الشاعر ؎ وَاِذَا تَكُونُ كَرِيهَةٌ اُدْعَى لَهَا + وَاِذَا يُحَاسُ الْحَيْسُ يُدْعَى جُنْدُبُ
یعنی ہوتا ہی سخت کام بلایا جاتا ہون مین اور جب ملا جاتا ہی مالیدہ بلایا جاتا ہی جندب قوله تعالی
اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ پکارو مجہکو جواب دونگا مین قوله علیه الصلوة والسلام للصدیقه رضی الله
عنها اُدْعِي لِي اَبَاكِ وَاَخَاكِ اَكْتُبْ لَهُمَا كِتَابًا بلا میری پاس اپنی باپ اور بہائی کو لکہدون مین
دست آویز خلافت کی لَاتَدْعُ چاہیی کہ بلاوی وہ شخص اصل اسکی یَدْعُو تہی لام ...
کو گرایا لَاتَدْعُ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ یعنی مت پکار ساتہہ خدا کی اور کسی اله کو اسم فاعل
دَاعٍ دَاعِيَانِ دَاعُونَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ دَاعٍ کی اصل دَاعِوٌ تہی واو آخر مین تہا اور
ماقبل اوسکا مکسور تہا یا ہوگیا دَاعِيٌ ہوا ضمہ یا پر ثقیل تہا گر گیا تب یا کی اور تنوین کی درمیان
مین التقاء ساکنین ہوا یا گرگئی داع رہ گیا ناقص یائی رَمَى يَرْمِي رَمْيًا رَمَوَا رَمَتْ رَمَتَا
رَمَيْنَ آخر تک رَمَوَا کی اصل رَمَيُوا تہی یا الف ہوکر گرگئی مضارع معلوم يَرْمِي يَرْمِيَانِ
يَرْمُونَ تَرْمِي تَرْمِيَانِ يَرْمِيْنَ تَرْمُونَ تَرْمِيْنَ اَرْمِي نَرْمِي يَرْمُونَ اصل مین يَرْمِيُونَ تہا
ضمہ یا پر ثقیل جانکر ماقبل کو دیا یا التقاء ساکنین سی گری تَرْمِيْنَ اگر واحد مؤنث حاضر ہی تو اصل

تو اصل میں تصف بنا تہی کہ تقیل تہا گرگیا الی القاضی و سالک [illegible]
مؤنث حاضر ہی تو اپنی اصل پر ہی تشریین کی وزن پر امر [illegible] اصل میں [illegible]
گری اسم فاعل رام اصل مین رامی تہا اسم مفعول مرمی [illegible]
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ وہ لوگ کہ تہمت لگاتی ہین [illegible]
قِسِيٌّ وَالْحَوَادِثُ سِهَامٌ وَاللهُ الرَّامِي فَأَيْنَ الْمَفَرُّ آسمان کمان [illegible]
تیر انداز پہر کہان ہی بہاگنی کی جگہہ قاعدہ جس کلمہ مین [illegible]
کی بیچ مین حرف صحیح ہواوسی لفیف مفروق کہتی ہین جیسی وقی وقیا وقو [illegible]
اخیر تک مضارع معروف یقی یقیان یقون الی [illegible]
لی گئی اور کسرہ کی بڑا اسود ہوا اوسکی مخالفت [illegible]
کبہی باقی نہین رہنی کی صرفی کہی [illegible]
مالقی یقی رہا امر قِ قیا قوا قی قِلن ق [illegible]
رہا لی جزم کی عمل سی گری اسم فاعل واق [illegible] قوا انفسکم و اہلیکم [illegible]
مسلمانو نگاہ رکہو اپنی ذاتون کو اور لوگون کو [illegible] قاعدہ [illegible]
یکجا جمع ہو اوسی لفیف مقرون کہتی ہین جیسی طوی طویا طووا [illegible]
اخیر تک طوی اصل مین طوی تہا لی متحرک تہی اور ماقبل اوسکا مفتوح [illegible]
پہر بہی یہی قاعدہ موجود تہا لیکن اس سبب سی [illegible]
کرنا منع ہی یقال لا یجوز توالی اعلالین من جنس واحد فی کلمۃ [illegible]
طووا اصل مین طویوا تہا لی الف ہو کر گرگیا مضارع معروف یطوی [illegible]
یری یرمیان و المصدر طی واسم الفاعل طاوٍ واسم المفعول مطوی [illegible]
اطو والنہی لا تطو قاعدہ جس کلمہ [illegible]
ہون یا اول ساکن ہو اور دوسرا متحرک تو [illegible]

مَدَدْنَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ الی آخرہ مَدَّ اصل مین مَدَدَ تھا پہلی دال کو ساکن کیا اور دوسری مین ادغام کردیا اور اسیطرح ہی مَدَّا او مَدُّوا وغیرہ تھا اور مَدَدْنَ مین ادغام نہوا اسواسطی کہ دوسرا حرف متحرک نہین بلکہ ساکن ہی لیسکون لازم یعنی ایسا سکون کہ کبھی کسی طرح سے دفع نہو پس ایسی مین ادغام ممتنع ہوگا **مضارع معروف** يَمُدُّ يَمُدَّانِ يَمُدُّونَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ يَمْدُدْنَ تَمُدُّ وْنَ تَمُدِّيْنَ تَمْدُدْنَ آخرتک يَمُدُّ اصل مین يَمْدُدُ تھا پہلی دال کا ضمہ ماقبل کو دیا تب ادغام کیا اور لَمْ يَمُدَّ اصل مین لَمْ يَمْدُدْ تھا پہلی دال کا ضمہ ماقبل کو دیا پس التقای ساکنین کا ہوا تب پچھلی دال کو فتحہ دیا لِاَنَّ الْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ اور بعضی لَمْ يَمُدِّ بکسر دال پڑہتی ہین لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ یعنی سے ساکن کو جو تو چاہی کہ دیوی حرکت تو دیوی اوسی کسرہ کہ یہی بہتر ہی اور بعضی لَمْ يَمُدُّ پڑہتی ہین بضم الدال اتباعا لما قبلہ اور جائز ہی سہ کہری ادغام لَمْ يَمُدُّ کہی تو اور اگر تو اعتراض کری کہ لَمْ يَمْدُدْ مین حرف دوسرا ساکن ہے اور تم کہہ چکی ہو کہ جہان دوسرا حرف ساکن ہو وہان ادغام منع ہی پہر یہان کیون ادغام کرتی ہو کہین ہم کہ یہان دوسری حرف کا سکون لازم نہین بلکہ عارض ہی لم کے سبب سے کیونکہ اگر لم نہوتا تو بیشک یمد ہوتا پس ادغام اوسمین جائز ہوگا اسواسطی کہ سکون لازم نہین قاعدہ سہ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ چار وجہ ہین یہ جائز امر مین ای خو برو **باقی تصریف امر** مُدَّا مُدُّوا مُدِّي اُمْدُدْنَ والنہی لَا تَمُدَّ یالاوجہ الاربع واسم الفاعل مَادٌّ واسم المفعول مَمْدُودٌ فقط **قواعد متفرقہ** کبہی مضارع کی اول مین لام تاکید کا اور آخر مین نون تاکید کا لاتی ہین یا ثقیلہ یعنی تشدید دار یا خفیفہ یعنی بن تشدید کا مثال ثقیلہ کے لَيَفْعَلَنَّ لَيَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ اور یہ قسم کے جواب مین پڑتا ہی جیسی وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ یعنی قسم خدا کی ہر آئینہ ہر آئینہ کرونگا مین یہ بات اور لَيَفْعَلُنَّ سے واو جمع کا گر گیا ہی اور اوسکی عوض ضمہ آیا ہی تو دلالت کری واو کی گرجانی پر اور اسیطرح لَتَفْعَلِنَّ سے یی گرگئی ہی اور کسرہ واسطی دلا

دلالت کی لا یا گیا ہی اور یفعلنان میں جمع مؤنث کی نون کے بعد الف [illegible]

اکٹھا آنا دو برا معلوم ہوتا ہی اور تثنیہ مذکر غائب و حاضر میں دو حرف [illegible]

ثقیلہ کا ما قبل مفتوح ہوتا ہی اور نون خفیفہ [illegible] [illegible]

دہان خفیفہ ہرگز نہ آویگا تعول لیفعلن لیفعلن لتفعلن لتفعلن لتفعلن [illegible]

قولہ تعالی لتدخلن المسجد الحرام [illegible]

بالنا کیدہ ہرآئینہ ہرآئینہ بکڑینگی ہم [illegible]

مین ثقیلہ جیسی اضربن اضربن اضربان اضربن اضربن اضربنان [illegible]

اضربن اور اسیطرح سی نہی جیسی قول اللہ تعالی کا لا تحسبن الذین قتلوا فی [illegible]

البتہ نجا نبواون لوگون کو جو خدا کی راہ مین [illegible]

فائدہ ثلاثی مجرد کی مصدر اکثر ان [illegible]

[illegible] دالی + [illegible]

[illegible] آمد + [illegible]

[illegible] عاقل + [illegible]

[illegible] کی بابت [illegible]

[illegible] کو ڈہونڈہنا نصر ینصر سی [illegible]

ہی کینونت کا ی اور واو جمع ہوی اور پہلا ساکن تھا پس واو کو ی کیا [illegible]

کینونت ہو الپس تخفیف کی واسطی ایک ی کو گرا دیا جیسی سید مین [illegible]

تخفیف جائز ہی اور کینونت مین واجب ہی اور کینونت [illegible]

مسعاۃ کا یعنی کوشش کرنا فتح بفتح سی اور جانا چاہیی [illegible]

نصر کا مصدر جیسی خروج دخول قعود اور بیماری اور [illegible]

بالضم فا جیسی سعال زکام مشار یعنی دست آنا اور [illegible]

نُعاق چرواہی کی آواز اور نُعاب کوّی کی اور نُہاق گدہی اور نُعام ہرن کی اور ضُباح لومڑی کی
فائدہ اسم فاعل کے مبالغہ کی یہ صیغہ ہیں سے اَکُول وقُلَّب وقطّاع ومِشعام وضرّابٌ + ومِعذار
فاروق ومنطیق بہت وشرواط سب ایجا نان + اَکُول بڑا کہانیوالا قُلَّب بڑا حیلہ گر کما قلت سے
فُؤادی مُوَلَّعٌ وَالدَّہرُ قُلَّبٌ + وَلایُرضی حَبِیبِي بِالتَّلاقِي + یعنی دل میرا حریص ہی اور زمانہ حیلہ گر اور
دوست ملاقات سی ناراض اور قطّاع بڑا کاٹنی والا والمِشعام بڑا انعام دینی والا والمِعذار بڑا پرہیز کرنیوالا
فاروق بڑا فرق کرنیوالا اور لقب ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منطیق بڑا گویا شرواط بہت کہانی والا
وَمِن اَقوالِہ یَنشَطُ الوَجعُ مِشناطًا + فِي بَطنِ مَن کَانَ شَرواطًا + یعنی درد نشتر چبہاتا ہے
بہت کہانیوالی کی پیٹ میں اور کبہی مبالغہ کی صیغی ہ لیے ملاتی ہیں تاکید کی واسطی اور کبہی تے جیسی
عَلّامَۃٌ اور عَلّامِیٌّ **فائدہ** کبہی اسم مفعول فَعول اور فَعیل اور فِعال کی وزن پر آتا ہی جیسی رَسول
وقتیل وامام وکتاب **فائدہ** اسم تفضیل مذکر کی واسطی اَفعَل کے وزن پر آتا ہی اور مؤنث کیواسطے
فُعلیٰ کی وزن پر جیسی اَفضَلُ فُضلیٰ یعنی فاضل زیادہ واکبر وکبریٰ بزرگتر اور اسم تفضیل ثلاثی
مزید اور رباعی سی نہیں بنتا اور اگر بنانا ضرور ہو تو تاویل کر کی بناوین جیسی اَشَدُّ تَکَلُّمًا واَشَدُّ اِستِخرَاجًا
اور رنگ اور عیب سی بہی اسم تفضیل نہیں آتا پس اَخضَر واَحمَر واَعمیٰ واَعرَج اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت
ہیں اور اگر ان سی اسم تفضیل بنایا چاہیں تو کہیں اَشَدُّ حُمرَۃً وخُضرَۃً واَقبَحُ عَمیًا وعَرَجًا اور اسم تفضیل
بمعنی اسم فاعل کے بہی آتا ہی جیسی اَنصَرُ ناصر تر اَضرَبُ ضارب تر مگر کبہی مفعول کیواسطی بہی آتا ہی
جیسی اَعذَرُ واَعرَفُ واَشہَرُ واَلوَمُ واَبغَضُ یعنی معذور زیادہ معروف زیادہ مشہور زیادہ ملوم زیادہ
اور مبغوض تر وفی المَثَلِ فُلانٌ اَشغَلُ مِن ذاتِ النِّحیَینِ یعنی مشغول زیادہ ہی دو مشکون والی عورت سے
اسکا قصہ یون ہی کہ خولہ بن جبیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی قبل اسلام لانی کی ایک عورت کو
کہ دو مشکین گہی کی لیے جاتی تہی فریب دیکر تین پانچ کر ڈالا تہا **خاصیتیں بابون کی** جاننا چاہیے
کہ باب ضَرَبَ یَضرِبُ اور نَصَرَ یَنصُرُ اور سَمِعَ یَسمَعُ اصل ہی سب بابون میں اس واسطیکہ ماضی کے
عین کی حرکت مخالف ہی مضارع کے عین کی حرکت سی اور ان بابون میں بہت خاصیتیں ہیں

ہیں اسی وسطی اکثر صرفیوں نے اونکو بیان نہیں کیا مگر ہمنے شرح عمان الصرف میں کچھ خاصیتیں انکی
بیان کی ہیں وہاں مطالعہ کیا چاہیے اور جانیے کہ جن لفظوں میں بیماری یا شادی یا غم یا رنگ
یا عیب کے معنی ہوں وہ لفظیں سَمِعَ یَسْمَعُ سے اکثر آتے ہیں جیسے سَقِمَ مَرِضَ حَزِنَ فَرِحَ بَهِجَ شَهِبَ عَوِرَ
بَلِجَ اور باب كَرُمَ يَكْرُمُ ہمیشہ لازم آتے ہیں اور یہ باب افعال کا خاصہ یہ ہے کہ اکثر متعدی آتے ہیں
جیسے اَخْرَجَ نکالا اوسکو اور صیرورت یعنی وقت پہونچنا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ یعنی زراعت کی کاٹنے کا
وقت پہونچا اور سلب یعنی زائل کرنا جیسے اَشْكَيْتُهُ شکوہ اوسکا دفع کیا میں اور بلوغ یعنی پہونچنا
جیسے اَصْبَحَ یعنی صبح کو آیا اَعْرَقَ عراق میں پہونچا اور تکثیر جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ وَاَسْفَرَ الصُّبْحُ بہت
ثمردار ہوا درخت اور بہت سفید ہوئی صبح اور نسبت کرنا جیسے اَكْفَرْتُهُ منسوب بکفر کیا میں
اوسکو اور کبھی لازم آتے ہیں جیسے لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ نجات نہیں پاتے ظالم اور باب **تفعیل** کا
خاصہ بھی متعدی ہوتا ہے جیسے نَزَّلْتُهُ اوتارا میں اوسکو اور صیرورت جیسے نَوَّرَ صاحب نور ہوا
اور جیسے شَرَّقَ مشرق کو گیا خَيَّمَ خیمہ میں آیا اور سلب جیسے جَلَّدْتُ الْبَعِيْرَ یعنی جلد اوسکی کھینچی میں
قَشَّرْتُ الْحَبَّةَ یعنی قشر اوسکا یعنی پوست اوسکا دور کیا میں اور قصر جیسے سَبَّحَ سبحان اللہ کہا
كَبَّرَ اللہ اکبر کہا هَلَّلَ لا الہ الا اللہ کہا رَجَّعَ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور نسبت جیسے فَسَّقْتُهُ
بفسق کیا میں اوسکو تکفیر نسبت کفر دینا اور تصییر جیسے نَصَّرَهُ یعنی نصرانی کر دیا اوسکو وفی الحدیث
فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ اور باب **تفعّل** کا خاصہ تحوّل ہے یعنی ایک حال سے
دوسری حال میں ہو جانا جیسے تَنَصَّرَ نصرانی ہو گیا تَمَوَّلَ مالدار ہو گیا تَبَحَّرَ دریا کی مانند ہو گیا
اور تدریج جیسے تَحَفَّظَ تھوڑا تھوڑا حفظ کیا وتَجَرَّعَ قطرہ قطرہ پیا وتَرَقَّى درجہ درجہ بلند ہوا
اور تکلف جیسے تَكَوَّفَ وتَصَوَّفَ یعنی بزور کوفی وصوفی ہوا وتَشَجَّعَ بتکلف شجاع بنا اور تجنب
یعنی پرہیز کرنا جیسے تَاَثَّمَ گناہ سے بچا تَحَوَّبَ حوب سے یعنی گناہ سے پرہیز کیا اور البس جیسے
تَخَتَّمَ یعنی خاتم پہنی اور سلب جیسے تَهَجَّدَ یعنی ہجود یعنی خواب کو دور کیا اور خاصہ **مفاعلت**
کا مشارکت ہے یعنی دو آدمی کا شریک ہونا بطور یہ کہ معنون میں ہر ایک فاعل ہوا اور دوسرا

مفعول اور لفظ مین ایک فاعل ہوا اور ایک مفعول جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ایس مین مارا زید نے عمرو کو
ایس ظاہر مین زید فاعل ہی اور عمرو مفعول لیکن معنون مین دونو مفعول ہین اور دونو فاعل کیونکہ
مقصود یہ ہی کہ زید نے عمرو کو مارا اور عمرو نے زید کو اور کبھی یہ باب موافق مجرد کی آتی ہی جیسی
مُسَافَرَةٌ معنی سفر کی اور اسی سبب سی اکیلی سفری کو مسافر کہتی ہین اور خاصہ تفاعل کا
تشارک ہی یعنی شریک ہونا دو آدمی کا اسطور پر کہ معنی مین ہر ایک فاعل ہوا اور دوسرا مفعول
اور لفظ مین دونو فاعل ہون جیسی تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو آپس مین گالی دی زید و عمرو نے یس گالی دینا
زید سی صادر ہوا اور عمرو سی متعلق ہوا اور عمرو سی صادر ہوا اور زید سی متعلق ہوا یعنی زید نے
عمرو کو گالی دی اور عمرو نے زید کو اور کبھی شرکت فقط کام کی صادر ہونے مین ہوتی ہی جیسی
تَنَاوَلَا فَتَشَابَا اوٹھایا اون دونون نے ایک چیز کو پس اوٹھانے مین دونو شریک ہوے ہی اور اوٹھائے
گئی اور چیز ہی وَ ذٰلِكَ قَلِیْلٌ اور کبھی حیلہ کی معنی مین یہ باب آتی ہی جیسی تَمَارَضَ یعنی آپ کو بیمار
ظاہر کیا اور حقیقت مین بیمار نتھا وکذا تَجَاہَلَ اور خاصہ افتعال کا سعی کرنا ہی جیسی اِکْتَسَبَ
کَسْبًا یعنی بکوشش کسب کیا اور حاصل کیا ایک چیز کو اور کسب فقط تحصیل شئی کا نام ہی اور اسی سبب سی
قرآن مجید مین واقع ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی نافع ہی نفس کو جو کچھ حاصل
کرتی یعنی جو عمل نیک کری اور مضر ہی نفس پر جو کچھ بکوشش حاصل کری یعنی جو عمل بد کری پس
نفس امارہ جو بد کام مین بہت کوشش کرتی ہی اسواسطی اکتسبت فرمایا اور نیک کو کرتی ہی لیکن تعب
اور کوشش اور مبالغہ سی نہین کرتی اسواسطی کسبت کہا لیکن اوسکی مہربانی پر خیال کیا چاہیے کہ وہ
جسمین کسب ہی وہ نافع ہی اور جسمین اکتساب ہی وہ مضر ہی پس کسب اور اکتساب کو حکم مین برابر رکھا
یعنی نفس امارہ اگرچہ نیک بات کو دل دیکر اور محنت کرکے نہین کرتی لیکن تسپر بہی مقبول ہی اور بد
کو جب وہ بکوشش کری مضر ہوا اور اسی سبب سی ہی کہ بعضا گناہ جو بے اختیاری مین بسبب مجبولیت نفس
کی واقع ہوتا ہی معاف ہی جیسا بمجرد نظر کرنی کی طرف حسین آدمی کی خیال فاسد آجاوے پس
اللہ تعالی معاف کری اگر اوس خیال کو یہ شخص اپنی دلمین مستقر نکری کسواسطی جب خیال ...

دلمین مستقر کریگا اکتساب ہو جاوی گا فافہم اور **خاصہ افتعال** کا تخیر ہی یعنی اپنی واسطی ایک کام
کرنا جیسی اکتیال یعنی اپنی واسطی کیل یعنی غلہ ناپا قولہ تعالی اِذَا اکتالوا علی الناس یستوفون
یعنی جب غلہ اپنی واسطی ناپتی ہین تو پیمانہ بہر لیتی ہین آدمیون سی اور **خاصہ استفعال** کا
طلب ہی جیسی استطعم کہانا مانگا استنصر مدد طلب کے اور تحول جیسی استحجر الطین پتھر ہوگئی مٹی استنوق
الجمل اونٹنی سا ہو گیا اونٹ اور قصر جیسی استرجع یعنی انا للہ کہا اور جاننا استحسنت نیک جانا
یعنی اور **خاصہ انفعال** کا لازم ہوناہی اور امر حسی ہونا اعضای ظاہری سی لپس انکلم ٹھہنگی
اسواسطی کہ جاننا امر حسی نہین کہ دیکہنی مین آوی اور اسی سبب سی شافیہ مین لکہاہی کہ انعدم خطاہی
افعلال اور **افعیلال کا خاصہ** لازم ہوناہی اور رنگ اور عیب ہونا ان دو بابون مین
غالب ہی جیسی احمرّ واصفرّ واسودّ واخضرّ وابلقّ واعورّ واحولّ واعوجّ واشہابّ وادہامّ
والکمات اور **خاصہ رباعی مجرد** کا الباس ہی جیسی برقع یعنی برقع پہنا اور قصر جیسی بسمل
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا **قاعدہ** کسی شاعر نی کہاہی ۵ حرف حلقی شش بود ای نور عین +
ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین + یعنی یہ چھ حرف حلق سی نکلتی ہین ہمزہ اور ہی حلق کی انتہا سی
سینہ کی متصل سی نکلتی ہین اور عین اور حی مہملہ درمیان حلق سی اور غین اور خی معجمہ ابتدای حلق کی
اور جو فعل باب فتح یفتح سی آویگا اوسمین ایک حرف حلق کا ضرور ہوگا لیکن یہ ضرور نہین کہ جس
فعل مین حرف حلق کا ہو وہ فتح یفتح سی ہو جاے فلا یرد علم یسمع **قاعدہ** کسی شاعر نی کہاہی
جمع قلت را چہار است مثلہ + افعُل و افعال و فِعلۃ افعِلۃ **جمع قلت** اوسی کہتی ہین جو تین سی
دس تک دلالت کری اور **جمع کثرت** اوسی کہتی ہین جو تین سی لا نہایت تک دلالت کری اور جمع
قلت کی چار وزن ہین جیسی اعقُب عقاب کے جمع اثواب ثوب کی جمع جیرۃ جار کی جمع یعنی پروسی
اور سنہ زمانہ کی جمع اور جمع کثرت کی بہت وزن ہین جیسی حُمر بالضم احمر کی جمع سُرر بضمتین سریر کی
جمع نُجُم بضم اول و فتح ثانی نُجمہ کے جمع یعنی بیضہ بِدَر بکسر اول و فتح ثانی بدرہ کی جمع حَفَظَۃ بفتحتین
حافظ کی جمع قُضاۃ بضم اول و فتح ثانی قاضی کی جمع جُہّل بضم اول و تشدید ثانی جاہل کے جمع

صُوّام و قُوّام بضم اول و تشدید ثانی بالف صائم و قائم کی جمع ثِیاب و عِباد بکسر اول ثوب و عبد کی جمع خُیُول و جُنُود
بضمتین خیل و جند کے جمع رُغفان و قُضبان بضم اول و سکون ثانی رغیف و قضیب کے جمع شُجعان و غِلمان بکسر اول
و سکون ثانی شجاع و غلام کی جمع قَتلیٰ و اَسریٰ بفتح اول و سکون ثانی قتیل و اسیر کی جمع عُقلاء و حُکَماء بضم اول
و فتح ثانی عاقل و صالح و حکیم کے جمع سُکاریٰ و صَحاریٰ بفتحتین و الف مقصورہ سکران و صحراء کی جمع اُساریٰ کُسالیٰ
بضم اول اسیر و کسلان کے جمع حمائم اور رسائل حمامہ و رسالہ کی جمع جواہر کواکب جوہر و کوکب کے جمع **قاعدہ**
تصغیر اکثر حقارت کی واسطے آتی ہی پس **ثلاثی** مین **فُعَیل** کا وزن ہی بضم اول و فتح ثانی جیسی
رُجَیل و عُبَید اور **ثلاثی مزید** اور **رباعی** اور خماسی مین **فُعَیعِل** کے وزن پر جیسی جُعَیفِر
و قُرَیطِس و مُضَیرِب و مضرب اور سلطان مین سُلَیطِین آتا ہی اور مذ مین مُنَیذ آتا ہی اسواسطیکہ
نون مذ سی گر گیا تھا سو پھر آویگا اور آل مین اُہَیل اور ابن مین بُنَیّ کہ اصل اسکی بنیو تھی واو کو
ی کیا اور ی کو ی مین ادغام کیا اور ثلاثی کہ مؤنث ہو اوسمین تاء مقدرہ پھر آویگی جیسی شمس مین
شُمَیسۃ اور عین اور اذن مین عُیَینہ و اُذَینہ اور میزان مین مُوَیزان آتا ہی اور ذا اور تا اسم
اشارہ مین ذَیّا و تَیّا آتا ہی بغیر ضم اول کے اور الذی و التی مین اللذیا و اللتیا **قاعدہ نسبت**
کیواسطی یای مشدد آخر مین آتی ہی جیسی بصریّ و کوفیّ اور اس سبب سے کہ یہ ی اسم مین خوب سے
مل جاتی ہی اعراب اسم کی اسی ی پر آتی ہی جیسی جاء بصریٌّ و رایت بصریًّا و مررت ببصریٍّ لکہ
قولہ علیہ الصلوۃ والسلام حکایۃ عن الرب المنعام لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل
حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ
التی یبطش بہا رواہ البخاری راقم کہتا ہی ع مشو ساعتی غافل از یاد حق ۞ چہ خواہی کہ
گردی ز احباب او ۞ کہ آمیخت چون یای نسبت باسم ۞ مُشکّل شد ای جان باعراب او ۞ اور حنیفہ کی
نسبت مین حَنَفیّ کہتی ہین اور حنیف کی نسبت مین حَنیفی بالیا اور شنوءۃ کہ ایک قبیلہ ہی یمن سے
شَنَائی کہتی ہین اور شنوء مین شنوئی بالواو اور قاضی مین قاضیّ آتا ہی اور کبہی قاضوی
بہی جو الف کہ خامس ہو نسبت مین گر جاتا جیسا کہ بدر الدین اور صاحب فصول اکبری وغیرہ ہانے

ہمانے بیان کیا ہی جیسی جُبار ہی مین جُبارِیؐ پس اس قیاس سی مصطفےٰ مین مُصطفِیؐ آویگا اور مصطفیؐ
غلط ہوگا ولیکن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بعضی کتابون مین الشریعۃ المصطفویۃ بولا ہی اور فارسی
یہان بہی عام ہی کہ یہان تک کہ مُصطفِیؐ کہین ملتا ہی نہین لیکن یہ تصرف کی قسم سے ہی غلط حافظ کہتا ہی ع
درین چمن کل بیخار کس نچید آری ٭ چراغ مصطفوی باشرار بولہبی ست ٭ ولیکن کلام عربی مین ایسی الفاظ
کا استعمال کرنا لی سند فصحا کی سزاوار نہین اور فدا مین فدوِیؐ آتا ہی اور فِدا و بالمد مین فداوِیؐ آتا ہی اور
کِسا و مین کِسادِیؐ اور کِساوِیؐ آوے اب وأخ وحم مین ابویؐ واخویؐ وحمویؐ اور جمع مکسر جو کسیکا نام ہو
یا واحد اوسکا اوسکی موافق نہو تو یٰ نسبت کی اوسمین ملتی ہی جیسی مدائنیؐ مدائن مین کہ نام شہر کا ہی
اور انصاریؐ انصار مین کہ نام گروہ کا ہی اور محاسنیؐ محاسن مین کہ جمع حسن کا ہی پس مفرد موافق جمع
کی نہین اس واسطی کہ مفاعل مفعل کے جمع آتی ہی جیسی مسجد و مساجد اور اگر جمع مکسر نہ نام ہو نہ واحد
اوسکا مخالف ہو تو اوس جمع کو پہلی مفرد بنالینگے اوسوقت مفرد مین یٰ نسبت کی ملاوینگی جیسی مسجدیؐ
مساجد مین اور بعلبک اور تابط شرا مین بعلی و تابطی کہتی ہین اور ابن زبیر مین زبیریؐ اور عبد الرسول
مین رسولیؐ اور عبد القیس مین عبقسیؐ اور عبد الشمس مین عبشمیؐ **قاعدہ** نون خفیفہ کہ بعد ضمہ کے
یا کسرہ کی ہو جیسی اضرِبُن جمع مذکر مین اور اضرِبِن واحد مونث مین وقف مین گر پڑیگا اور جو محذوف
ہی یعنی واو جمع مذکر مین اور یٰ واحد مونث مین سو پہر آویگا پس اضربوا واضربی کہینگی اور اگر
نون خفیفہ بعد فتحہ کے ہی جیسی اضرِبَن واحد مذکر کا صیغہ تو الف ہوجائیگا اور اضربا کہینگی و منہ
ہہنا قیل ع ایکہ در صرف بردہ تو گوی ٭ اضربا را سوای تثنیہ گوی ٭ اور اسیطرح نون اذن کا وقف
مین الف ہوجائیگا اور اسیطرح منصوب منون مین تنوین کہ نون ساکن ہی الف ہوجائیگا جیسی کُنتُ نسیاً
منسیاً و شیئاً فریاً اور تی تانیث کی اگر فعل مین ہی جیسی ضَرَبَتْ تو وقف مین تی کی تی نہی رہیگی
اسواسطی کہ اگر ضربہ کہین ہی سی تو شبہہ ہو کہ ہی ضمیر کی ہی اور اسیطرح مسلمات اور بنات کی تی مین
مشہور تر ہی کہ وقف تی پر ہوگا اور سوا انکی تای تانیث جو اسم مین ہو وقف مین ہی ہوجاتی ہی
جیسی انّ ہٰذہٖ تذکرۃ وحی علی الصلوٰۃ وتمت ہذہ الرسالۃ اب وقف کا ذکر آیا تو وقف کرنا بہتر ہی

خاتمه یه رساله بهت جلدی مین جمع کیا گیا هی مبتدیونکی فائدی کی واسطی اور اسمین اغلاق اور اشکال کی باتین مندرج نهین تو ذهن مبتدیون کا مشوش هوا اور بسبب جلدی اور کم توجهی کی بول چال بهی درست نهین کیا گیا قلم برداشته جو کچهه یاد تها ایک ایک ورق دو دو ورق موافق سبق کی مین طالبان علم کو لکهه دیتا تها اس واسطی علماسی امید هی که اسمین اگر سهو و خطا که لازمهٔ انسان کا هی واقع هوئی هو تو معاف کرین وعلی الله توکلنا وبه انبنا

خاتمة الطبع

هزار هزار شکر اوس مسبب الاسباب کا که جسکے فضل عمیم سے یه مجموعه فوائد صرف و نحو بعبارت اردو یعنی رساله حسنیه تصنیف ماهر علوم عقلی و نقلی مولوی عباس علی جا جموی مغفور باهتمام اقل بنی نوع انسان محمد مصطفی خان مطبع مصطفائی واقع کانپور محله پٹکاپور تاریخ پچیسوین ربیع الاول سنه ۱۲۷ هجریه مین چهپکر طیار هوا حق تعالے اسکو رواج دی اور طلبه علوم کو نفع بخشی

اشتهار

یه کتاب حسنیه بموجب قانون بستم سنه ۱۸۴۷ عیسوی داخل بهی رجستری گورنمنٹ مین هوئی کوئی شخص بدون اجازت فقیر کے قصد چهاپنے کا نکرے فقط

صحتنامہ رسالہ حج مسمی بہ زاد السبیل الی دار الخلیل

صفحہ	سطر	حاشیہ	سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۱۷	۱۳	+	+	چہ	چہہ
〃	〃	+	+	سنہودے	سنہودی
〃	+	۴	۲	ہبیعہ	مہیعہ
〃	+	〃	۴	ہنو	بنو
۱۹	۱۲	+	+	ڈکہتی	ڈہکتی
۲۴	۷	+	+	بامنہ	یا منہ
۲۷	+	۱	۲	سچ جانی	سچ جان نی
〃	+	۴	۸	مانگنی کی	مانگنی کی ہی
۳۰	۵	+	+	وعدّہ	وعدَہ
〃	+	۱	۱۳	سچا ہی علاوہ اوسکا	سچا کیا وعدہ اپنا
۳۵	۱	+	+	اکتیسوین کی کرنا ممنوعات احرام کا	+
〃	۱۱	+	+	داستانی	دستانی
〃	۱۸	+	+	اونگلی	اونگل

صفحہ	سطر	حاشیہ	سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۵۴	+	۴	۵	بہتراون	بہترون
〃	+	〃	۷	قریبیا ونکا	قریبیان سی
〃	+	〃	۹	پہنچنی والا زائداونبی	زائد پہنچنی والون سے
۵۵	+	۱	۱	بنوی ہین	نبوی
〃	+	〃	۵	وقود	وفود
〃	+	۲	۱	لکہاہتی	لکہاہی
۵۶	۲	۱	۲	تجہ	تجہ پر
〃	+	〃	۱۳	ومتبدعون	اور مبتدعون
۵۷	۸	+	+	فتجلہ	فتہجد
۵۸	+	۳	۳	اور	ای
۵۹	۵	+	+	سہہ	چہہ
۶۱	+	۲	۴	نہ باقی	جو نہ باقی

تمت